Globethics Repository

Globethics

Hidayat al-Ummah 'ala Minhaj al-Quran wa al-Sunnah (Charter of Guidance for the Muslim Umma Derived from the Qur’ an and Hadith (vol. 7)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	Al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Manshurat Minhaj al-Quran
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-02 21:08:30
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/187005

اَلْكِتَابُ الثَّانِي:

اَلدَّعْوَةُ إِلَى الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿ربطِ رِسالت کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَحَبَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

﴿محبتِ رسول ﷺ﴾

١. فَصْلٌ فِي وُجُوبِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَأَجْرِهِ

﴿محبتِ رسول ﷺ کے واجب ہونے اور اس کے اجر و ثواب کا بیان﴾

٢. فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی محبت میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

٣. فَصْلٌ فِي اقْتِرَانِ ذِكْرِهِ ﷺ بِذِكْرِ رَبِّهِ تَعَالَى

﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے یکجا ہونے کا ذکر﴾

٤. فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت﴾

٥. فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿نعتِ رسول ﷺ پڑھنے کی فضیلت﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

٦. فَصْلٌ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی قبرِ انور کی زیارت کا بیان﴾

٧. فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالصَّحَابَةِ حُبَّ النَّبِيِّ ﷺ وَبُغْضِهِمْ بُغْضَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿اہل بیت اور صحابہ سے محبت دراَصل حضور ﷺ سے محبت اور ان سے بُغض حضور ﷺ سے بُغض ہونے کا بیان﴾

٨. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْحَيَوَانَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ سے حیوانات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْبَعِيْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُونٹوں کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بکریوں کی محبت کا بیان﴾

(٣) مَحَبَّةُ الظَّبْيَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہرنیوں کی محبت کا بیان﴾

(٤) مَحَبَّةُ الْفَرَسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گھوڑوں کی محبت کا بیان﴾

(٥) مَحَبَّةُ الْحِمَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دراز گوش کی محبت کا بیان﴾

(٦) مَحَبَّةُ الْأَسَدِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شیر کی محبت کا بیان﴾

(٧) مَحَبَّةُ الذِّئْبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بھیڑیوں کی محبت کا بیان﴾

(٨) مَحَبَّةُ الْوَحْشِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگلی بیل کی محبت کا بیان﴾

(٩) مَحَبَّةُ الطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پرندوں کی محبت کا بیان﴾

(١٠) مَحَبَّةُ الضَّبِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گوہ کی محبت کا بیان﴾

٩. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ النَّبَاتَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نباتات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْجِذْعِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھجور کے تنے کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الشَّجَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ درختوں کی محبت کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

١٠. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْجَمَادَاتِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جمادات کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْجِبَالِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہاڑوں کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الْأَحْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پتھروں کی محبت کا بیان﴾

١١. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْسَامِ الْأَرْضِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کے ساتھ زمینی اَشیا کی محبت کا بیان﴾

(١) مَحَبَّةُ الْمَاءِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کی محبت کا بیان﴾

(٢) مَحَبَّةُ الطَّعَامِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانے کی محبت کا بیان﴾

(٣) مَحَبَّةُ التُّرَابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مٹی کی محبت کا بیان﴾

١٢. فَصْلٌ فِي مَحَبَّةِ الْأَجْرَامِ السَّمَاوِيَّةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آسمانی مخلوق کی محبت کا بیان﴾

(۱) مَحَبَّةُ الْمَـلَائِكَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ملائکہ کی محبت کا بیان﴾

(۲) مَحَبَّةُ الْبُرَاقِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ براق کی محبت کا بیان﴾

(۳) مَحَبَّةُ الْقَمَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چاند کی محبت کا بیان﴾

(٤) مَحَبَّةُ الشَّمْسِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج کی محبت کا بیان﴾

(٥) مَحَبَّةُ السَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بادل اور بارش کی محبت کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي وُجُوْبِ حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَأَجْرِهِ

﴿حضور ﷺ کی محبت کے واجب ہونے اور اس کے اَجر و ثواب کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِیْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی يَاْتِیَ اللهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللهُ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○

(البقرة، ٢: ٢٤)

”(اے نبیِ مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ○“

٢. قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ.

(البقرة، ٢: ١٤٤)

”(اے حبیب!) ہم بار بار آپ کے رُخِ انور کا آسمان کی طرف پلٹنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم ضرور بالضرور آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس پر آپ راضی ہیں، پس آپ اپنا رخ ابھی مسجدِ حرام کی طرف پھیر لیجئے، اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہو پس اپنے چہرے اسی کی طرف پھیر لو۔“

٣. قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌo (آل عمران، ٣: ٣١)

’’(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہےo‘‘

٤. لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (التوبة، ٩: ١٢٨)

’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo‘‘

٥. قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَo

(یونس، ١٠: ٥٨)

’’فرما دیجئے: (یہ سب کچھ) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے باعث ہے (جو بعثتِ محمدی ﷺ کے ذریعے تم پر ہوا ہے) پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اس پر خوشیاں منائیں، یہ اس (سارے مال و دولت) سے کہیں بہتر ہے جسے وہ جمع کرتے ہیںo‘‘

٦. سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُo

(بني إسرائيل، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب

دیکھنے والا ہے‘‘o

۷. اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓی اَوْلِیٰٓئِکُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۶)

’’یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتہ دار اللہ کی کتاب میں (دیگر) مومنین اور مہاجرین کی نسبت (تقسیمِ وراثت میں) ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہو، یہ حکم کتابِ (الٰہی) میں لکھا ہوا ہے‘‘o

۸. لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَکَرَ اللهَ کَثِیْرًاo (الأحزاب، ۳۳: ۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

۹. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۵۶)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo‘‘۔

۱۰. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo

(البلد، ۹۰: ۱۔۳)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قَسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیهما السلام) کی قَسم اور (ان کی)

قسم جن کی ولادت ہوئی۔‘‘

١١. وَالضُّحٰیo وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰیo (الضحی، ٩٣: ١۔٢)

’’(اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیا)o (اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے سیاہ رات کی (طرح آپ کی زلفِ عنبریں کی) جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائےo‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، وَذَکَرَ نَحْوَهُ.(٢)

’’حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اُس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور بخاری کی ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (اِس کے بعد سابقہ الفاظِ حدیث ہیں)۔‘‘

---

(١): أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١/١٤، الرقم: ١٥، ومسلم في الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: وجوب محبّة رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم أکثر من الأهل والولد والوالد والناس أجمعين، ١/٦٧، الرقم: ٤٤۔

(٢) أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب: الإِيْمَان، باب: حُبُّ الرَّسُوْلِ صلی الله عليه وآله وسلم مِنَ الإِيْمَانِ، ١/١٤، الرقم: ١٤۔

٢. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ (وفي رواية أحمد: قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيْرِ عَمَلٍ لَا صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ) إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ. فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: "أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ". قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ کسی آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں (مسند احمد میں ہے کہ اس نے عرض کیا: میں نے تو اس کے لئے بہت سے اعمال تیار نہیں کیے، نہ بہت سی نمازیں پڑھی ہیں اور نہ بہت سے روزے رکھے ہیں) سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (قیامت کے روز) اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی الله عنه فرماتے ہیں کہ ہمیں (تمام صحابہ کرام کو) کبھی کسی خبر سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی خوشی حضور نبی اکرم ﷺ کے اِس فرمان اقدس سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی الله عنه نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں۔ لہٰذا اُمید کرتا ہوں کہ ان کی محبت کے باعث میں بھی اِن حضرات کے ساتھ ہی رہوں گا اگرچہ میں ان جیسے اَعمال نہ کرسکوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَارِجَانِ مِنَ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبي حفص القرشي العدوي، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب، ٤/٢٠٣٢، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي في السنن، كتاب: الزهد عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٠٤، الرقم: ١٢٠٣٢۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأحكام، باب: القضاء والفتيا في الطريق، —

الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اور میں ایک مرتبہ مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کے لئے (فرائض میں سے) روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ (جیسے اعمال) تو زیادہ نہیں کئے لیکن میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ

--------- ٦/٢٦١٥، الرقم: ٦٧٤٣، وفي كتاب: الأدب، باب: ما جاء في قول الرجل ويلك، ٥/٢٢٨٢، الرقم: ٥٨١٥، وفي كتاب: الأدب، باب: علامة حب الله ﷻ لقوله: وإن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله، ٥/٢٢٨٥، الرقم: ٥٨١٦-٥٨١٩، وفي كتاب: فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٥، ومسلم في الصحيح، كتاب: البر والصلة والآداب، باب: المرء مع من أحب ٤/٢٠٣٢-٢٠٣٣، الرقم: ٢٦٣٩، والترمذي نحوه في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء أن المرء مع من أحب، ٤/٥٩٥، الرقم: ٢٣٨٥ وصحّحه۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأيمان والنُّذُور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ، ٦/٢٤٤٥، الرقم: ٦٢٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٩٣، الرقم: ٢٢٥٥٦، والبزار في المسند، ٨/٣٨٤ الرقم: ٣٤٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٠٣، الرقم: ٣١٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٢، الرقم: ١٣٨١۔

نَفْسِکَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ، وَاللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے اپنی جان کے سوا ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے (تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے) جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ رب العزت کی قسم! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب (تمہارا ایمان کامل ہوا) ہے۔‘‘ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِکُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا، فَأَمَرَ بِهِ، فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَللَّهُمَّ، الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَلْعَنُوْهُ، فَوَاللهِ، مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: لَا تَلْعَنْهُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ایک شخص تھا، جس کا نام عبد اللہ اور لقب حمار تھا۔ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر شُربِ خمر کی حد جاری فرمائی۔ ایک روز اسے آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حالتِ نشہ میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الحدود، باب: ما يكره من لعن شارب الخمر وإنه ليس بخارج من الملة، ٦/٢٤٨٩، الرقم: ٦٣٩٨، وعبد الرزاق في المصنف، ٧/٣٨١، الرقم: ١٣٥٥٢، والبزار في المسند، ١/٣٩٣، الرقم: ٢٦٩، وأبو يعلى في المسند، ١/١٦١، الرقم: ١٧٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٣١٢، الرقم: ١٧٢٧٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٢٨، والقاضي عياض في مشارق الأنوار، ١/٣٧١۔

حکم سے اسے کوڑے مارے گئے۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما یہ کتنی دفعہ (اس جرم میں) لایا گیا ہے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو، میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ بھیجو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، عبد الرزاق اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک شخص کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش وہ اپنے تمام اہل وعیال اور مال و دولت کو قربان کر کے میری زیارت کر لے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: فيمن يود رؤية النبي ﷺ بأهله وماله، ٤/٢١٧٨، الرقم: ٢٨٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٧، الرقم: ٩٣٨٨، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٠/٢٤٨، وفي الاستذكار، ١/١٨٨، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢١٢، الرقم: ٨٠٩، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٢/٥٢٦، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/٣٥٨، والمناوي في فيض القدير، ٦/٨۔

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٩، الرقم: ٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢١٢، الرقم: ٣٣٩، والطبري في رياض النضرة، ١/٣٣٨، الرقم: ٢٠٩۔

مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا، البتہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو مسلسل تکتے رہتے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام انہیں دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور ﷺ ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔“

اسے امام ترمذی، حاکم اور احمد نے ”فضائل الصحابة“ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ. فَقَالَ: انْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تُحِبُّنِي فَأَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا، فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے ہو۔ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم، میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سوچو! کیا کہہ رہے

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الزهد، باب: ما جاء في فضل الفقر، ٤/٥٧٦، الرقم: ٢٣٥٠، وابن حبان في الصحيح، ٧/١٨٥، الرقم: ٢٩٢٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٧٣، الرقم: ١٤٧١، والروياني في المسند، ٢/٨٨، الرقم: ٨٧٢۔

ہو؟ وہ کہنے لگا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ اس نے تین مرتبہ یہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو مجھ سے (حقیقتاً) محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے تیار ہو جا، کیونکہ مجھ سے محبت کرنے والوں کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے بڑھتا ہے جتنی تیزی سے سیلاب اپنی منزل کی طرف بڑھتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۹. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ، مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّکَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُوْ ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسا عمل نہیں کر سکتا (کیا اسے اس محبت کا اجر ملے گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر! تو ان کے ساتھ ہو گا جن سے تجھے محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اے ابو ذر! تو یقیناً ان کے ساتھ ہوگا جن سے تجھے محبت ہے۔ راوی کا بیان ہے: ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنا جملہ دہرایا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اسے دہرا کر بیان کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابو داود اور بزار نے عمدہ اِسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنِ الْأَدْرَعِ السُّلَمِيِّ رضی الله عنه قَالَ: جِئْتُ لَيْلَةً أَحْرُسُ النَّبِيَّ ﷺ فَإِذَا رَجُلٌ

۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: إخبار الرجل الرجل بمحبته إليه، ۴/۳۳۳، الرقم: ۵۱۲۶، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳۱۵، الرقم: ۵۵۶، والدارمي في المسند، ۲/۴۱۴، الرقم: ۲۷۸۷، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۱۵۶، الرقم: ۲۱۴۱۶، والبزار في المسند، ۹/۳۷۳، الرقم: ۳۹۵۔

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ما جاء في حفر القبر، ۱/۴۹۷، الرقم: ۱۵۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۷، الرقم: ۱۸۹۹۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۱/۱۲۲، والشيباني في الآحاد والمثاني، ۴/۳۴۸، الرقم: ۲۳۸۲، وابن حبان في الثقات، ۲/۹۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۱۷، الرقم: ۵۸۳۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

قِرَاءَتُهُ عَالِيَةٌ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَذَا مُرَاءٍ (وفي رواية قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، أَمُرَاءٍ هَذَا؟ قَالَ: مَعَاذَ اللهِ هَذَا عَبْدُ اللهِ ذُو الْبِجَادَيْنِ) قَالَ: فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَفَرَغُوْا مِنْ جِهَازِهِ، فَحَمَلُوْا نَعْشَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْفُقُوْا بِهِ رَفَقَ اللهُ بِهِ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ: وَحَفَرَ حُفْرَتَهُ فَقَالَ: أَوْسِعُوْا لَهُ أَوْسَعَ اللهُ عَلَيْهِ. فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَقَدْ حَزِنْتَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: أَجَلْ، إِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالشَّيْبَانِيُّ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: وَلَهُ شَوَاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه رَوَاهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ الْأَرْبَعَةِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

”حضرت اَدرع سُلَمی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہرہ داری کرنے آیا تو ایک شخص بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے آئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ریاکار معلوم ہوتا ہے (اور ایک روایت میں ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا یہ ریاکار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: معاذ اللہ! یہ تو عبد اللہ ذو البجادین ہے۔) اس کے چند روز بعد اس آدمی کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کا جنازہ تیار ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اپنے بھائی کے ساتھ نرمی کرنا اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ نرمی کرے گا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا تھا۔ لوگوں نے اس کی قبر کھودی آپ ﷺ نے فرمایا: قبر کشادہ کرو، اللہ عزوجل بھی اس پر کشادگی کرے گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو اس کا بہت غم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت (جو) رکھتا تھا۔“

اسے امام ابن ماجہ، احمد، بیہقی اور شیبانی نے روایت کیا ہے۔ امام کنانی نے فرمایا کہ اس حدیث کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں جو کہ حضرت ہشام بن عامر رضی الله عنه سے مروی ہیں اور جنہیں چاروں اصحابِ سنن (ترمذی، ابو داود، نسائی اور ابن ماجہ) نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيبُ فِيهِ شَيْئًا لِيُقِيتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا كُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَيْنَ هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِكَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا لِأُصِيبَ لَكَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَكَ عَلَى هَذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضي الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيُّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جِرْيَةِ السَّيْلِ عَلَى وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تاکہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں، چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔“ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے فاقہ سے ہیں

١١: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الأحكام، باب: الرجل يستقي كل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٣٨٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/١٣٢۔

تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہو تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہئے۔‘‘

١٢. عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَتْ قُبَّةٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ قُبَّتِکَ وَلَا أَحَبَّ أَنْ يُبِيْحَهَا اللهُ وَمَا فِيْهَا، وَوَاللهِ، مَا مِنْ قُبَّةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُّعَمِّرَهَا اللهُ وَيُبَارِکَ فِيْهَا مِنْ قُبَّتِکَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَأَيْضًا وَاللهِ، لَا يُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتَّی أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ.

’’حضرت فاطمہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے (قبول اسلام کے بعد) عرض کیا: یا رسول اللہ! (قبولِ اسلام سے پہلے) آپ کے خیمہ سے زیادہ ناپسندیدہ خیمہ میرے لئے کوئی نہ تھا، اور میں پسند نہ کرتی تھی کہ خدا اس خیمہ کو اور اس خیمہ میں رہنے والے کو باقی رکھے، اور اب خدا کی قسم! مجھے آپ کے خیمہ سے زیادہ کوئی خیمہ محبوب نہیں، اللہ تعالیٰ اسے (ہمیشہ) باقی رکھے، اور اس میں برکت نازل فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی قسم کھا کر فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومنِ کامل نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کی اولاد اور اس کے (ماں) باپ سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں۔‘‘

اسے امام حاکم نے روایت کیا ہے نیز فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام ذہبی نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

١٣. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ

١٢: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٢/٥٢٨، الرقم: ٣٨٠٥، والعسقلاني مختصرا في فتح الباري، ٩/٥١١، وفي تلخيص الحبير، ٤/٥٣، والصنعاني في سبل السلام، ٣/٢٢٠.

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير،

مِنْ وَلَدِي. وَإِنِّي لَأَكُونُ فِي الْبَيْتِ فَأَذْكُرُكَ فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَكَ فَأَنْظُرُ إِلَيْكَ. وَإِذَا ذَكَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاكَ. فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ... الخ﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ مجھے میری جان اور میرے اہل و عیال اور میری اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہوجاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت مبارکہ کو لے کر اترے: ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے......﴾ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی۔“

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ حَلَّفَهَا بِاللهِ مَا خَرَجَتْ مِنْ بُغْضِ زَوْجٍ وَبِاللهِ مَا خَرَجَتْ رَغْبَةً بِأَرْضٍ عَنْ أَرْضٍ، وَبِاللهِ مَا

١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

١٤: أخرجه الترمذي مختصرا في السنن، كتاب: التفسير، باب: ومن سورة الممتحنة،ـــ

خَرَجْتُ الْتِمَاسَ الدُّنْيَا وَبِاللهِ مَا خَرَجْتُ إِلَّا حُبًّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالطَّبَرَانِيُّ، وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (جب اسلام قبول کرنے کے لیے) کوئی عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ عزوجل کی قسم لیتے کہ (کہئے کہ) میں نہ تو خاوند کی دشمنی کی وجہ سے، نہ کسی زمین کی طمع میں اور نہ ہی کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لیے حاضر ہوئی ہوں بلکہ میں صرف اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں (اسلام قبول کرنے کے لیے) آئی ہوں۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، طبرانی اور ابن عبد البر نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ابن عبد البر کے ہیں۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

وفي رواية للنسائي: عن الهيثم بن الحنش قال: كنا عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما فخدرت رجله فقال له رجل: اذكر أحب الناس إليك. فقال: يا محمد! قال: فقام فكأنما نشط من عقال.

”حضرت (عبد اللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: لوگوں

.... ٥/٤١٢، الرقم: ٣٣٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١٢٧، الرقم: ١٢٦٦٨، وابن عبد البر في جامع العلوم والحكم، ١/١٤، والطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ٢٨: ٦٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٥١۔

١: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/٣٣٥، الرقم: ٩٦٤، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٤١ وابن الجعد في المسند، ١/٣٦٩، الرقم: ٢٥٣٩، وابن سعد في الطبقات، ٤/١٥٤، وابن السني في عمل اليوم والليلة، الرقم: ١٦٨، ١٧٠، ١٧٢، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٨، الرقم: ١٢١٨، ويحيى بن معين في التاريخ، ٤/٢٤، الرقم: ٢٩٥٣۔

میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اسے یاد کریں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔'' اسے امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔

امام نسائی سے مروی ہے کہ ہیثم بن حنش روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ کا پاؤں شل ہوگیا۔ کسی نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب ہستی کو یاد کیجئے (تو یہ جاتا رہے گا۔) چنانچہ انہوں نے (زور سے) کہا: یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! (یہ کہنے کے بعد) اسی وقت ان کا پاؤں کھل گیا۔''

٢. عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَهَبَ بَصَرُهُ، فَعَادُوْهُ. فَقَالَ: كُنْتُ أُرِيْدُهُمَا لِأَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم. فَأَمَّا إِذْ قُبِضَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَوَاللهِ، مَا يَسُرُّنِي أَنَّ مَا بِهِمَا بِظَبْيٍ مِنْ ظِبَاءِ تُبَالَةَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَابْنُ سَعْدٍ.

''حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی کی بینائی جاتی رہی تو لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ (جب ان کی بینائی ختم ہونے پر افسوس کا اظہار کیا) تو انہوں نے فرمایا: میں ان آنکھوں کو فقط اس لئے پسند کرتا تھا کہ ان کے ذریعہ مجھے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا تھا۔ اب چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (ظاہراً) وصال ہو گیا ہے اس لئے اگر مجھے چشم غزال (ہرن کی آنکھیں) بھی مل جائیں تو کوئی خوشی نہ ہوگی۔''

اسے امام بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٣. كان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ يقول: اللّٰهم ارزقني شهادة في سبيلك، واجعل موتي في بلد رسولك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دعا کیا کرتے تھے: اے میرے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما

٢: أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ١/١٨٨، الرقم: ٥٣٣، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٣١٣۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل المدينة، باب: كراهية النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن تعرى المدينة، ٢/٦٦٨، الرقم: ١٧٩١۔

اور اپنے رسول ﷺ کے شہر میں موت عطا فرمائے۔‘‘

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَذْكُرُ النَّبِيَّ قَطُّ إِلَّا بَكَى. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عمر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضور نبی اکرم ﷺ کو یاد کرتے ہوئے نہیں سنا مگر یہ کہ وہ ہر بار (آپ ﷺ کے ذکر پر) آبدیدہ ہو جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

٥. عن عبدة بنت خالد بن معدان، قالت: ما كان خالد يأوي إلى فراش إلا وهو يذكر من شوقه إلى رسول الله ﷺ وإلى أصحابه من المهاجرين والأنصار يسميهم ويقول: هم أصلي وفصلي، وإليهم يحن قلبي، طال شوقي إليهم، فعَجِّل رب قبضي إليك حتى يغلبه النوم.

’’عبدہ بنت خالد بن معدان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: خالد (یعنی ان کے والد) جب بھی اپنے بستر پر آتے تو وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنا شوق اور آپ ﷺ کے صحابہ مہاجرین وانصار سے اپنی محبت کا ذکر نام لے لے کر کیا کرتے اور کہتے کہ یہ لوگ میرا سب کچھ ہیں، ان کی طرف میرا دل میلان کرتا ہے۔ میرا شوق ان کی طرف بہت بڑھ گیا ہے۔ اے میرے رب ﷻ میری روح ان کی طرف جلدی قبض کر (یہی کہتے کہتے) ان پر نیند غالب آ جاتی۔‘‘

٦. قال أبو سفيان ابن حرب: أنشدك بالله يا زيد، أتحبّ أنّ محمداً الآن عندنا مكانك تضرب عنقه وإنك في أهلك؟ فقال زيد: والله، ما

٤: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٥٤، الرقم: ٨٦۔

٥: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٢١٠، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٤/٥٣٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٨/١٧١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٦/١٩٩۔

٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٣/٣٦٢، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٥٦، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٦٤٩۔

أحبّ أنّ محمداً الآن في مكانه الّذي هو فيه تصيبه شوكة وأنّي جالس في أهلي. فقال أبو سفيان: ما رأيتُ من النّاس أحداً يحبّ أحداً كحبّ أصحاب محمد محمداً ﷺ.

”ابوسفیان بن حرب نے (صحابئ رسول حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے زید! میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تو پسند کرتا ہے کہ اس وقت محمد ﷺ تیری جگہ ہوں اور ان کی (معاذ اللہ) گردن ماری جائے اور تو واپس اپنے اہل و عیال میں چلا جائے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: خدا کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اس وقت جہاں بھی رونق افروز ہیں وہاں آپ ﷺ کے پائے اقدس میں کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے اہل و عیال کے پاس ہوں۔ اس وقت ابوسفیان نے کہا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ کسی کو اس قدر محبوب رکھتا ہو جس قدر کہ محمد ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم ان کو محبوب رکھتے ہیں۔“

٧. قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: من علامة حبِّ الرجلِ للنبي ﷺ شفقته على أمته، ونصحه لهم، وسعيه في مصالحهم، ورفع المضار عنهم.

”قاضی عیاض رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ کسی کی آپ ﷺ کے ساتھ محبت کی علامت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی امت کے ساتھ شفقت و مہربانی سے پیش آئے، ان کو اچھی بات بتائے اور ان کی خیر خواہی کی کوشش کرے۔“

٨. قال بلال رضي الله عنه حين حضرته الوفاة: غداً نلقى الأحبة محمداً وحزبه قال: تقول امرأته: واويلاه! قال: يقول: وافرحاه.

”جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے (موت کے آثار نظر آنے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے) فرمایا: کل ہم اپنے محبوب حضور نبی اکرم ﷺ اور ان کے اصحاب سے

٧: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٠٤۔

٨: أخرجه ابن أبي الدنيا في المحتضرين، ٢٠٧/١، الرقم: ٢٩٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٣٥٩/١۔

ملاقات کریں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان کی بیوی نے کہا: ہائے افسوس! راوی کہتے کہ انہوں نے بیوی کو اظہار افسوس کی بجائے اظہار فرحت کی تلقین فرمائی۔‘‘

٩. قال الإمام القسطلاني: من علامات محبته ﷺ كثرة ذكره، فمن أحب شيئاً أكثر من ذكره.وقيل: للمحب ثلاث علامات: أن يكون كلامه ذكر المحبوب، وصمته فكراً فيه، وعمله طاعة له.

’’امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک علامت آپ ﷺ کا بکثرت ذکر کرنا ہے۔ کیوں کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہے اور یہ بھی مذکور ہے: محبّ کی تین علامات ہیں: ایک یہ کہ اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو، اس کی خاموشی محبوب کی فکر ہو اور اس کا عمل اُس کی فرمانبرداری ہو۔‘‘

www.MinhajBooks.com

٩: القسطلاني في المواهب اللّدنيّة بِالُمنحِ الُمحمّديّة، ٢/٤٩٥۔

فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّاتِ الصَّحَابَةِ فِي حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی محبت میں کیفیاتِ صحابہ کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ وَكَلِمَةُ اللهِ هِیَ الْعُلْيَا ؕ وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ (التوبة، ۹: ۴۰)

’’اگر تم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی غلبہ اسلام کی جدوجہد میں) مدد نہ کرو گے (تو کیا ہوا) سو بے شک اللہ نے ان کو (اس وقت بھی) مدد سے نوازا تھا جب کافروں نے انہیں (وطنِ مکہ سے) نکال دیا تھا درآنحالیکہ وہ دو (ہجرت کرنے والوں) میں سے دوسرے تھے جب کہ دونوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) غارِ (ثور) میں تھے جب وہ اپنے ساتھی (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے فرما رہے تھے غمزدہ نہ ہو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے ان پر اپنی تسکین نازل فرما دی اور انہیں (فرشتوں کے) ایسے لشکروں کے ذریعہ قوت بخشی جنہیں تم نہ دیکھ سکے اور اس نے کافروں کی بات کو پست و فروتر کر دیا، اور اللہ کا فرمان تو (ہمیشہ) بلند و بالا ہی ہے، اور اللہ غالب، حکمت والا ہے ○‘‘

۲. وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِیَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ. (التوبة، ۹: ۱۰۰)

’’اور مہاجرین اور ان کے مددگار (انصار) میں سے سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے اور درجۂ احسان کے ساتھ اُن کی پیروی کرنے والے، اللہ ان (سب) سے راضی ہوگیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے۔‘‘

۳. اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ. (الأحزاب، ۳۳: ۶)

”یہ نبیِ (مکرّم) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی ازواجِ (مطہّرات) اُن کی مائیں ہیں۔“

٤. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَکَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا يَنْکُثُ عَلٰى نَفْسِه ج وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا o

(الفتح، ٤٨ : ١٠)

”(اے حبیب!) بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا o“

٥. لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّکِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا o (الفتح، ٤٨ : ١٨)

”بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ (حدیبیہ میں) درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے، سو جو (جذبۂ صدق و وفا) ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کر لیا تو اللہ نے ان (کے دلوں) پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتح (خیبر) کا انعام عطا کیا o“

٦. مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ط وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ.

(الفتح، ٤٨ : ٢٩)

”محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔“

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل لِيؤم الناس فجاء الإمام۔

عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہ کرتے تھے اس لئے انہوں نے توجہ نہ کی۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں (حضرت ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ تعالیٰ کے رسولِ

.... الأول، ۲۴۲/۱، الرقم: ۶۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلي بهم، ۳۱۶/۱، الرقم: ۴۲۱، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق في الصلاة، ۲۴۷/۱، الرقم: ۹۴۰، والنسائي في السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ۸۲/۲، الرقم: ۷۹۳ ومالك في الموطأ، ۱۶۳/۱، الرقم: ۳۹۰۔

مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ، كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ، فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور خادم خاص تھے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرض وصال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے، چنانچہ پیر کے روز لوگ صفیں بنائے نماز ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھایا اور کھڑے کھڑے ہمیں دیکھنے لگے۔ اس وقت حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور قرآن کے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ۱/۲۴۰، الرقم: ۶۴۸، وفي كتاب: الأذان، باب: هل يلتفت لأمر ينزل به، ۱/۲۶۲، الرقم: ۷۲۱، وفي كتاب: التهجد، باب: من رجع القهقري في صلاته، ۱/۴۰۳، الرقم: ۱۱۴۷، وفي كتاب: المغازي، باب: مرض النبي ﷺ ووفاته، ۴/۱۶۱۶، الرقم: ۴۱۸۳، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام إذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس، ۱/۳۱۶، الرقم: ۴۱۹، والنسائي نحوه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: الموت يوم الاثنين، ۴/۷، الرقم: ۱۸۳۱۔

اوراق کی طرح معلوم ہوتا تھا، جماعت کو دیکھ کر آپ ﷺ مسکرائے۔ آپ ﷺ کے دیدار پُرانوار کی خوشی میں قریب تھا کہ ہم نماز توڑ دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ نماز میں تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹ کر صف میں مل جانا چاہا، لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ سے فرمایا کہ تم لوگ نماز پوری کرو، پھر آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا اور اسی روز آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. **عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ رضي الله عنهما قَالَا: إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ قَالَ: فَوَاللهِ، مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَدَلَکَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا أَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلَى وُضُوْئِهِ، وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ. فَرَجَعَ عُرْوَةُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، وَاللهِ، لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْکِ، وَفَدْتُ عَلَى قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالنَّجَاشِيِّ، وَاللهِ، إِنْ رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا. ...... الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.**

’’حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، عروہ بن مسعود (جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کفار کا وکیل بن کر آیا تو) صحابہ کرام کو دیکھتا رہا کہ جب بھی آپ ﷺ اپنا لعاب دہن پھینکتے ہیں تو کوئی نہ کوئی صحابی اسے اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا ہے۔ جب آپ ﷺ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ جب آپ ﷺ وضو فرماتے ہیں تو لوگ آپ ﷺ کے استعمال شدہ پانی کو حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے ہیں تو صحابہ اپنی آوازوں کو پست کر لیتے ہیں اور انتہائی تعظیم

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الشروط، باب: الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط، ٢/٩٧٤، الرقم: ٢٥٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٢٩، وابن حبان في الصحيح، ١١/٢١٦، الرقم: ٤٨٧٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/٩، الرقم: ١٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢٠۔

کے باعث آپ ﷺ کی طرف نظر جما کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا اور ان سے کہنے لگا: اے قوم! اللہ رب العزت کی قسم! میں (عظیم الشان) بادشاہوں کے درباروں میں وفد لے کر گیا ہوں، میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے درباروں میں حاضر ہوا ہوں لیکن خدا کی قسم! میں نے کوئی ایسا بادشاہ نہیں دیکھا کہ اس کے درباری اس کی اس طرح تعظیم کرتے ہوں جیسے محمد ﷺ کے اصحاب ان کی تعظیم کرتے ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ، فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجر اور انصار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں تشریف فرما ہوتے اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی ان میں ہوتے تو کوئی صحابی بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا البتہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ انور کو مسلسل تکتے رہتے اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام انہیں دیکھتے، یہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر مسکراتے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ ان دونوں کو دیکھ کر تبسم فرماتے۔‘‘

اسے امام ترمذی، حاکم اور احمد نے ’’فضائل الصحابة‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر كليهما، ٥/٦١٢، الرقم: ٣٦٦٨، والحاكم في المستدرك، ١/٢٠٩، الرقم: ٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٥، الرقم: ٢٠٦٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٢١٢، الرقم: ٣٣٩، والطبري في رياض النضرة، ١/٣٣٨، الرقم: ٢٠٩۔

٥. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضي الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُوْ بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْئٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکا تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، اور ابو داود اور دارمی نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الزكاة، باب: الرخصة في ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمي في السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والبزار في المسند، ١/٢٦٣، الرقم: ١٥٩، والحاكم في المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٣، الرقم: ١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٧٩، الرقم: ١٢٤٠، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٧٣، الرقم: ٨٠.

کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَصَابَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ خَصَاصَةٌ فَبَلَغَ ذَلِکَ عَلِيًّا، فَخَرَجَ يَلْتَمِسُ عَمَلًا يُصِيْبُ فِيْهِ شَيْئًا لِيُقِيْتَ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَتَى بُسْتَانًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُوْدِ، فَاسْتَسْقَى لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ دَلْوًا کُلُّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ، فَخَيَّرَهُ الْيَهُوْدِيُّ مِنْ تَمْرِهِ سَبْعَ عَشَرَةَ عَجْوَةً، فَجَاءَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

ورواه البيهقي أيضا إِلَّا قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مِنْ أَيْنَ هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي مَا بِکَ مِنَ الْخَصَاصَةِ يَا نَبِيَّ اللهِ، فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ عَمَلًا لِأُصِيْبَ لَکَ طَعَامًا. قَالَ: فَحَمَلَکَ عَلَى هَذَا حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ رضی الله عنه: نَعَمْ، يَا نَبِيَّ اللهِ، فَقَالَ نَبِيُّ ﷺ: وَاللهِ، مَا مِنْ عَبْدٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ إِلَّا الْفَقْرُ أَسْرَعُ إِلَيْهِ مِنْ جَرْيَةِ السَّيْلِ عَلَى وَجْهِهِ، مَنْ أَحَبَّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيُعِدَّ تِجْفَافًا وَإِنَّمَا يَعْنِي الصَّبْرَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فاقہ سے تھے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ مزدوری کرنے کے لئے نکلے تاکہ اس سے کچھ (معاوضہ) حاصل کر کے حضور نبی اکرم ﷺ کی تکلیف کا مداوا کر سکیں چنانچہ وہ ایک یہودی کے باغ میں پہنچے تو اس کے لئے (بطورِ معاوضہ) سترہ ڈول پانی کھینچا اور ہر ڈول کے بدلے اس نے ایک عمدہ کھجور دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ سترہ عجوہ کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہو گئے۔‘‘ اسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

’’امام بیہقی نے مزید بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابو الحسن! یہ کھجوریں کہاں سے آئیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! مجھے معلوم ہوا کہ آپ کئی دن کے

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، کتاب: الأحکام، باب: الرجل يستسقي کل دلو بتمرة ويشترط جلدة، ٢/٨١٨، الرقم: ٢٤٤٦، والبيهقي في السنن الکبرى، ٦/١١٩، الرقم: ١١٤٢٩، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٣٨٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/١٣٢.

فاقہ سے ہیں تو میں مزدوری کی تلاش میں نکل پڑا تاکہ آپ کی خدمت میں کچھ کھانے کو پیش کیا جا سکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نے اس کام پر ابھارا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا نبی اللہ، تو آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم! کوئی بندہ ایسا نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو اور فقر و فاقہ اس کے چہرے کی طرف سیلاب کی سی تیزی سے نہ بڑھیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا تو اسے (ان آزمائشوں پر) صبر کے لئے تیار رہنا چاہیے۔‘‘

٧. قَالَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَإِنَّکَ لَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَلَدِي، وَإِنِّي لَأَکُوْنُ فِي الْبَيْتِ، فَأَذْکُرُکَ، فَمَا أَصْبِرُ حَتَّى آتِيَکَ، فَأَنْظُرُ إِلَيْکَ، وَإِذَا ذَکَرْتُ مَوْتِي وَمَوْتَکَ عَرَفْتُ أَنَّکَ إِذَا دَخَلْتَ الْجَنَّةَ رُفِعْتَ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَأَنِّي إِذَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ حَسِبْتُ أَنْ لَا أَرَاکَ، فَلَمْ يَرُدَّ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَيْئًا، حَتَّى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَأُوْلٰئِکَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ ......﴾ [النساء، ٤: ٦٩] فَدَعَا بِهِ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوکر عرض گذار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان، اہل و عیال اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اپنے گھر میں ہوتا ہوں تو آپ کو ہی یاد کرتا رہتا ہوں اور اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک حاضر ہوکر آپ کی زیارت نہ کرلوں۔ لیکن جب مجھے اپنی موت اور آپ کے وصال مبارک کا خیال آتا ہے تو سوچتا ہوں کہ آپ تو جنت میں انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ بلند ترین مقام پر

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/١٥٢، الرقم: ٤٧٧، وفي المعجم الصغير، ١/٥٣، الرقم: ٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٠، ٨/١٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥٢٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/١٨٢۔

جلوہ افروز ہوں گے اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو خدشہ ہے کہ کہیں آپ کی زیارت سے محروم نہ ہو جاؤں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس صحابی کے جواب میں سکوت فرمایا: یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس آیت مبارکہ کو لے کر نازل ہوئے ﴿اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) اُن (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے......﴾ پس آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اسے (سورہ نساء کی) یہ آیت پڑھ کر سنائی۔‘‘

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٨. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى، وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (آئے اور) کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے کہنے لگے: تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو صرف اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرا رب اللہ ﷻ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا: یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (عشقِ رسول ﷺ میں) مجنوں بن چکا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلْ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ أَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَكَ. قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ

٨: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٦/٣٦٢، الرقم: ٣٦٩١، والحاكم في المستدرك، ٣/٧٠، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/٢٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٢٨٥۔

٩: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٣، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٢٤٠، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٤٥١۔

أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا جَاءَ بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَکْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَکْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ ﷻ إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: (وقتِ ہجرت) جب غار (میں پناہ لینے) کی رات تھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابو بکر! تمہارا لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے اللہ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا کَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ حَيْصَةً، قَالُوْا: قُتِلَ مُحَمَّدٌ (ﷺ) حَتَّى کَثُرَتِ الصَّوَارِخُ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ،

١٠-١١: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٧/٢٨٠، الرقم: ٧٤٩٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٧٢، ٣٣٢، وابن جرير الطبري في تاريخ الأمم والملوك، ٢/٧٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٤/٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/٤٩٧، الرقم: ١٢١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١١٥۔

فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مُتَحَزِّمَةً فَاسْتَقْبَلَتْ بِابْنِهَا وَأَبِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَخِيهَا لَا أَدْرِي أَيَّهُمُ اسْتَقْبَلَتْ بِهِ أَوَّلًا. فَلَمَّا مَرَّتْ عَلَى آخِرِهِمْ قَالَتْ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْكِ، أَخُوْكِ، زَوْجُكِ، ابْنُكِ، تَقُوْلُ: مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ يَقُوْلُوْنَ: أَمَامَكِ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخَذَتْ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَتْ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا أُبَالِي إِذْ سَلِمْتَ مِنْ عَطَبٍ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ عَنْ شَيْخِهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوہ اُحد کا دن تھا تو اہل مدینہ سخت تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوگئے (کیونکہ)، انہوں نے (غلط فہمی اور منافقین کی افواہیں سن کر) سمجھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو (العیاذ باللہ) شہید کر دیا گیا ہے، یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں چیخ و پکار کرنے والی عورتوں کی کثیر تعداد (جمع) ہوگئی، یہاں تک کہ انصار کی ایک عورت پٹی باندھے ہوئے باہر نکلی اور اپنے بیٹے، باپ، خاوند اور بھائی (کی لاشوں کے پاس) سے گذری، (راوی کہتے ہیں:) میں نہیں جانتا کہ وہ سب سے پہلے کس سے ملیں۔ پس جب وہ ان میں سے سب سے آخری شخص کے پاس سے گزری تو پوچھنے لگی: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: تمہارا باپ، بھائی، خاوند اور تمہارا بیٹا ہے۔ (جوکہ شہید ہو چکے ہیں) وہ کہنے لگی: (مجھے صرف یہ بتاؤ کہ) رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ لوگ کہنے لگے: وہ تمہارے سامنے تشریف فرما ہیں یہاں تک کہ اسے حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچایا گیا اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے کرتہ مبارک کا پلو پکڑ لیا اور پھر عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جب آپ کسی نقصان سے محفوظ ہیں تو مجھے اور کسی کی پرواہ نہیں (یعنی آپ سلامت ہیں تو سب کچھ سلامت ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن شعیب سے روایت کیا ہے انہیں میں نہیں جانتا اور باقی تمام رجال ثقہ ہیں۔

١١. وَفِي رِوَايَةٍ: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِامْرَأَةٍ

مِنْ بَنِي دِيْنَارٍ وَقَدْ أُصِيبَ زَوْجُهَا وَأَخُوهَا وَأَبُوهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِأُحُدٍ فَلَمَّا نَعَوْا لَهَا قَالَتْ: فَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالُوا: خَيْرًا يَا أُمَّ فُلَانٍ. هُوَ بِحَمْدِ اللهِ كَمَا تُحِبِّيْنَ. قَالَتْ: أَرُوْنِيهِ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَأُشِيْرَ لَهَا إِلَيْهِ حَتَّى إِذَا رَأَتْهُ قَالَتْ: كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ. رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ الطَّبَرِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

”ایک اور روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ قبیلہ بنی دینار کی ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کا باپ، بھائی اور شوہر جنگ اُحد کے دن آپ ﷺ کے سامنے شہید ہوئے تھے۔ جب اسے یہ بتایا گیا تو اس نے کہا: (میرے آقا) رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرام نے کہا: اے فلاں کی ماں! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ ﷺ خیریت سے ہیں۔ جیسا کہ تو چاہتی ہے تو اس نے کہا: مجھے آپ ﷺ کی زیارت کرواؤ تاکہ میں انہیں دیکھ لوں۔ تو میں نے اسے (دکھانے) کے لئے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اشارہ کیا یہاں تک کہ اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور کہنے لگی آپ ﷺ کی (سلامتی کے) بعد ساری مصیبتیں آسان ہیں۔ (مجھے کسی بھی مصیبت کی پروا نہیں)۔“ اسے امام ابن جریر طبری اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا وَعَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي قَدْ نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهِ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى مَا تَرَوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دنبہ کی کھال میں ملبوس دیکھ کر صحابہ سے فرمایا: اِس شخص دیکھو جس کے قلب کو اللہ نے روشن فرما دیا ہے۔ میں نے ان کی عیش و عشرت والی زندگی بھی دیکھی ہے۔ اِس کے والدین اس کو سب سے اچھا کھانا اور

١٢: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١/١٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٥/١٦٠، الرقم: ٦١٨٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٦/٣٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٨١، الرقم: ٣١٦٣، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٣٩١۔

سب سے اچھا مشروب دیتے تھے۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے ان میں کس قدر تبدیلی آئی جسے تم دیکھ رہے ہو۔'' اس حدیث کو امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رضي الله عنه وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَبَكَى طَوِيْلًا وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيْقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ ...... الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرض موت میں مبتلا تھے ہم ان کی عیادت کے لئے گئے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے اور فرمایا: مجھے حضور نبی اکرم ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا، نہ میری نظر میں آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بزرگ تھا، نہ ہی آپ ﷺ کی جلالت کے پیش نظر آپ ﷺ کو جی بھر کے دیکھ سکا کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کروں۔ میں آپ ﷺ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں آپ ﷺ کو کبھی آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکا۔''

اس حدیث کو امام مسلم، ابن خزیمہ، اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ

١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الإيمان، باب: كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ١/١١٢، الرقم: ١٢١، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/١٣١، الرقم: ٢٥١٥، والشيباني في الأحاد والمثاني، ٢/١٠١، الرقم: ٨٠١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٢٠، الرقم: ٢٧٠، وأبو عوانة في المسند، ١/٧٠، الرقم: ٢٠٠، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٤/٢٥٩۔

٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب مناقب زيد بن حارثة، ٥:/٦٧٥، الرقم: ٣٨١٣۔

لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أُسَامَةَ عَلَيَّ، فَوَاللهِ، مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ. قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أُسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْكَ فَآثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حُبِّي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار مقرر فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے اپنے والد سے پوچھا: آپ نے حضرت اسامہ بن زید کو مجھ پر کیوں فضیلت دی؟ وہ کسی جنگ میں مجھ پر سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید، تمہارے باپ سے اور حضرت اسامہ تم سے زیادہ محبوب تھے تو میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب پر ترجیح دی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ في قصة طويلة: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ إِلَى قُرَيْشٍ ...... فَدَعُوا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ لِيَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، فَأَبَى أَنْ يَطُوْفَ وَقَالَ: كُنْتُ لَا أَطُوْفُ بِهِ حَتَّى يَطُوْفَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَرَجَعَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے طویل واقعہ میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کفار کی طرف (سفیر بنا کر) روانہ کیا (مذاکرات کے بعد) انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو طواف کعبہ کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک طواف نہیں کروں گا جب تک رسول اللہ ﷺ طواف نہیں کر لیتے اور پھر (بغیر طواف کئے) پلٹ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤. قال مصعب بن عبد الله: ولقد كان عبد الرحمن بن القاسم رحمهما الله

٣: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٩/٢٢١، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/٣٦٩۔

٤: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٢٢۔

يذكر النبي ﷺ فينظر إلى لونه كأنه نزف منه الدم، وقد جف لسانه في فمه هيبةً لرسول الله ﷺ.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ عبد الرحمٰن بن قاسم رَحِمَهُ الله جب حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کر رہے ہوتے تو ان کے چہرے کا رنگ ایسا ہو جاتا کہ گویا اس سے خون نچوڑ لیا گیا ہے اور حضور نبی اکرم ﷺ کے ہیبت وجلال سے ان کا منہ اور زبان خشک ہو جاتی۔

۵. قال مصعب بن عبد الله رَحِمَهُ الله: ولقد كنت آتي عامر بن عبد الله بن الزبير رَحِمَهُ الله فإذا ذكر عنده النبي ﷺ بكى حتى لا يبقى في عينيه دموع.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَحِمَهُ الله کے پاس آیا کرتا تھا۔ جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر جمیل کیا جاتا تو وہ اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو تک نہ رہتا۔‘‘

۶. قال مصعب بن عبد رَحِمَهُ الله: ولقد رأيت الزهري، وكان من أهنإ الناس وأقربهم، فإذا ذكر عنده النبي ﷺ فكأنه ما عرفک ولا عرفته.

’’مصعب بن عبد اللہ رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری رَحِمَهُ الله کو دیکھا کہ وہ بڑے نرم دل اور ملنسار تھے۔ پس جب بھی ان کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو وہ ایسے ہو جاتے گویا کہ نہ وہ تمہیں پہچانتے ہیں اور نہ تم انہیں پہچانتے ہو۔‘‘

۷. بلغ معاوية أن كابس بن ربيعة يشبه برسول الله ﷺ، فلما دخل عليه من باب الدار قام عن سريره وتلقاه وقبّل بين عينيه، وأقطعه المرغاب لشبهه صورة رسول الله ﷺ.

۵: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ۵۲۲۔

۶: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ۵۲۲۔

۷: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ۵۳۲۔

’’حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ کابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت صوری رکھتے ہیں۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) جب وہ دروازہ میں داخل ہوئے اور آپ کے دربار میں پہنچے تو آپ اپنے تخت پر (تعظیم کے لئے) کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کی مشابہت صوری کی بنا پر ان کو مرغاب کا علاقہ عنایت فرما دیا۔‘‘

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي اقْتِرَانِ ذِکْرِهِ ﷺ بِذِکْرِ رَبِّهِ تَعَالَی

﴿ذکرِ الٰہی کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کے یکجا ہونے کا ذکر﴾

اَلْآیَاتُ الْقُرْآنِیَّةُ

۱. وَ اَطِیْعُوا اللهَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَo (آل عمران، ۳:۱۳۲)

’’اور اللہ کی اور رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائےo‘‘

۲. فَلَا وَ رَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo (النساء، ۴: ۶۵)

’’پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیںo‘‘

۳. مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًاo (النسآء، ۴: ۸۰)

’’جس نے رسول (ﷺ) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo‘‘

۴. یَحْلِفُوْنَ بِاللهِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ وَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَo (التوبة، ۹: ۶۲)

’’مسلمانو! (یہ منافقین) تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی رکھیں حالاں کہ اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) زیادہ حقدار ہے کہ اسے راضی کیا جائے اگر یہ لوگ ایمان والے ہوتے (تو یہ حقیقت جان لیتے اور رسول ﷺ کو راضی کرتے، رسول ﷺ کے راضی ہونے سے ہی اللہ راضی

ہو جاتا ہے کیوں کہ دونوں کی رضا ایک ہے)o‘‘

۵. لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًاo (الأحزاب، ۳۳:۲۱)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر شخص کے لئے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہےo‘‘

٦. وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًاo (الأحزاب، ۳۳: ۷۱)

’’اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہواo‘‘

۷. اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللهَ ط يَدُ اللهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ج وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًاo

(الفتح، ۴۸: ۱۰)

’’(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر (آپ کے ہاتھ کی صورت میں) اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جس شخص نے بیعت کو توڑا تو اس کے توڑنے کا وبال اس کی اپنی جان پر ہو گا اور جس نے (اس) بات کو پورا کیا جس (کے پورا کرنے) پر اس نے اللہ سے عہد کیا تھا تو وہ عنقریب اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائے گاo‘‘

۸. يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللهَ ط اِنَّ اللهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌo (الحجرات، ۴۹: ۱)

’’اے ایمان والو! (کسی بھی معاملے میں) اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے آگے نہ بڑھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو (کہ کہیں رسول ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے)، بے شک اللہ (سب کچھ) سننے والا خوب جاننے والا ہےo‘‘

٩. وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (الم نشرح، ٩٤: ٤)

’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّی عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ وَأَرْجُو أَنْ أَکُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پس جو بھی شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو بے شک وسیلہ جنت میں ایک منزل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا پس جس نے اس وسیلہ کو میرے لئے طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب: الصلاة، باب: استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي علی النبي ﷺ ثم يسأل الله له الوسيلة، ١/ ٢٨٨، الرقم: ٣٨٤، والترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٤، وأبو داود في السنن، کتاب: الصلاة، باب: مايقول إذا سمع المؤذن، ١/ ١٤٤، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، کتاب: الأذان، باب: الصلاة علی النبي ﷺ بعد الأذان، ٢/ ٢٥، الرقم: ٦٧٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ١٦٨، الرقم: ٦٥٦٨۔

۲. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم رَجُلًا يَدْعُوْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: عَجِلَ هَذَا، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيُبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ بِمَا شَاءَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

”حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دورانِ نماز اس طرح دعا مانگتے ہوئے سنا کہ اس نے اپنی دعا میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجا، اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے عجلت سے کام لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے یا اس کے علاوہ کسی اور کو (ازرہِ تلقین) فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بزرگی بیان کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی مجھ) پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے، تو اس کی دعا قبول ہوگی۔“

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور ہم نے اس حدیث کی سند میں کوئی علت نہیں دیکھی۔

۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ،

۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الدعوات، باب: ما جاء في جامع الدعوات، ٥/٥١٧، الرقم: ٣٤٧٧، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الدعاء، ٢/٧٦، الرقم: ١٤٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/١٨، الرقم: ٢٣٩٨٢، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٩٠، الرقم: ١٩٦٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤٠١، الرقم: ٩٨٩، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٥١، الرقم: ٧٠٩-٧١٠.

۳: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٨/١٧٥، الرقم: ٣٣٨٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٢٢، الرقم: ١٣٨٠، والخلال في السنة، ١/٢٦٢، الرقم: ٣١٨، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٤٠٥، الرقم: ٧١٧٦، والطبري في جامع البيان، ٣٠/٢٣٥، وابن كثير في —

فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّکَ يَقُوْلُ لَکَ: کَيْفَ رَفَعْتُ ذِکْرَکَ؟ قَالَ: اَللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِي. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا: میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہو گا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہو گا۔'' اسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔

٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللهُ: يَا آدَمُ، وَکَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاکِرَ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

-------- تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٥، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٤٣٩، وفي مجمع الزوائد، ٨/٢٥٤۔

٤: أخرجه الحاکم في المستدرک، ٢/٦٧٢، الرقم: ٤٢٢٨، والبيهقي في دلائل النبوة، ٥/٤٨٩، والقاضي عياض في الشفا، ١/٢٢٧، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧، وابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/١٥٠، وفي قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة: ٨٤، وابن کثير في البداية والنهاية، ١/١٣١، ٢/٢٩١، ١/٦، والسيوطي في الخصائص الکبرى، ١/٦، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/١٣٠، الرقم: ٢٠٦۔

وذكر العلامة ابن تيمية: **عَنْ مَيْسَرَةَ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ، وَاسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ. وَخَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللهُ تَعَالَى، نَظَرَ إِلَى الْعَرْشِ، فَرَأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِكَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.**

”حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم ؑ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم ؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر ’’لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔“

اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

”علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہ ﷺ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اسے سات آسمانوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ

اللهِ ﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، ''محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم و حوا (علیہما السلام) کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت تک حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) محمد (ﷺ) تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لیے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔''

٥. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ عليه السلام الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ، رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا غَفَرْتَ لِي، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ، لَمَّا خَلَقْتَنِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَرَأَيْتُ فِيْهِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعْظَمَ عِنْدَكَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، إِنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَإِنَّ أُمَّتَهُ آخِرُ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، وَلَوْلَاهُ، يَا آدَمُ، مَا خَلَقْتُكَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وذكر العلامة ابن تيمية: **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَلَمَّا أَصَابَ آدَمَ الْخَطِيْئَةُ، رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ، بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلاَّ غَفَرْتَ لِي، فَأُوْحِيَ إِلَيْهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ؟ وَمَنْ مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ: يَارَبِّ، إِنَّكَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ، فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ، إِذْ قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ**

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/ ١٨٢، الرقم: ٩٩٢، وفي المعجم الأوسط، ٦/ ٣١٣، الرقم: ٦٥٠٢، ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ٢/ ١٥١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٥٣، والسيوطي في جامع الأحاديث، ١١/ ٩٤۔

اسْمِکَ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِکَ، وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُکَ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (بغیر ارادہ کے) لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض گزار ہوئے: (یا اللہ!) اگر تو نے مجھے معاف نہیں کیا تو میں (تیرے محبوب) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرما دے) تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (اے آدم!) محمد مصطفیٰ کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: (اے مولا!) تیرا نام پاک ہے، جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا وہاں میں نے ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ لکھا ہوا دیکھا، لہٰذا میں جان گیا کہ یہ ضرور کوئی بڑی عظیم المرتبت ہستی ہے، جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: ’’اے آدم! وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہاری نسل میں سے آخری نبی ہیں، اور ان کی امت بھی تمہاری نسل کی آخری امت ہوگی، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

’’علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے (نادانستگی میں) خطا سرزد ہوگئی، تو انہوں نے (توبہ کے لئے) اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا: اے میرے رب! میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میری خطاء معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہیں؟ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: مولا! جب تو نے میری تخلیق کو مکمل کیا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا: ’’لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ‘‘ تو میں جان گیا بے شک وہ تیری مخلوق میں سب سے بڑھ کر عزت و مرتبہ والے ہیں۔ تبھی تو، تو نے ان کا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں اور میں نے (ان کے توسّل سے بخشش مانگنے پر) تمہاری مغفرت فرما دی ہے اور وہ تمہاری نسل سے آخری نبی ہوں گے، اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

.٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَزَلَ آدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ فَنَادَی بِالْأَذَانِ: اَللهُ أَکْبَرُ اَللهُ أَکْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

:٦ أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/١٠٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٢٧١، الرقم: ٦٧٩٨، وابن عساکر في تاريخ مدينة دمشق، ٧/٤٣٧۔

اللهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ آدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: آخِرُ وَلَدِكَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (زمین پر نزول کے بعد) انہوں نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت و تنہائی دور کرنے کے لئے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ دو مرتبہ کہا، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (ﷺ) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ﷺ۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم، ابن عساکر اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے: ’’اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد مصطفیٰ ہیں۔‘‘

اس روایت کو امام بخاری نے ’’التاريخ الصغير‘‘ میں، امام ابن حبان، ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤، والعسقلاني في الإصابة، ٧/٢٣٥، وفي فتح الباري، ٦/٥٥٥۔

www.MinhajBooks.com
منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

٢. قال القاضي عياض: من علامات محبة النبي ﷺ كثرة ذكره له، فمن أحب شيئاً أكثر ذكره. وقال أيضاً: من علامات حبه ﷺ مع كثرة ذكره تعظيمه له وتوقيره عند ذكره وإظهار الخشوع والانكسار مع سماع اسمه. قال إسحاق التجيبي: كان أصحاب النبي ﷺ بعده لا يذكرونه إلا خشعوا واقشعرت جلودهم وبكوا. وكذلك كثير من التابعين منهم من يفعل ذلك محبة له وشوقاً إليه، ومنهم من يفعله تهيباً وتوقيراً.

’’قاضی عیاض فرماتے ہیں علامت محبت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ محبت کا دعوی کرنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ جمیل باکثرت کرے۔ اس لئے کہ جو شخص جس چیز کو زیادہ محبوب رکھتا ہے اس کا ذکر باکثرت کیا کرتا ہے۔ قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے محبت کرنے کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل کرے گا اور آپ ﷺ کے ذکر کے وقت غایت تعظیم و توقیر بجا لائے گا اور آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کے وقت انتہائی عجز و انکسار کا اظہار کرے گا۔ ابن اسحاق تجیبی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل کرتے تو انتہائی عاجزی و فروتنی سے کرتے اور ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور وہ رونے لگتے۔ یہی حال اکثر تابعین رحمهم الله کا تھا۔ ان میں سے کچھ تو آپ ﷺ سے محبت و شوق کی بنا پر روتے اور کچھ آپ کی ہیبت و عظمت کی وجہ سے۔‘‘

٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾،

٢: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفى: ٥٠٠-٥٠١.

٣: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٠٦/٢٠، والبغوي في معالم التنزيل، ٥٠٢/٤، والطبري في جامع البيان، ٢٣٥/٣٠، والشافعي في أحكام القرآن، ٥٨/١، والسيوطي في الدر المنثور، ٥٤٧/٨-٥٤٩، والصنعاني في تفسير القرآن، ٣٨٠/٣، والثعلبي في الجواهر الحسان، ٤٢٤/٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٢٥/٤، وابن الجوزي في زاد المسير، ١٦٣/٩، والشوكاني في فتح القدير، ٤٦٣/٥، والواحدي في الوجيز في تفسير الكتاب العزيز، ١٢١٢/٢.

[ألم نشرح، ٩٤: ٤]، قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي الْأَذَانِ، وَالإِقَامَةِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ، وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ، وَفِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ شَيْءٍ، وَلَمْ يَشْهَدْ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، لَمْ يَنْتَفِعْ بِشَيْءٍ، وَكَانَ كَافِرًا. أَخْرَجَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَنَحْوَهُ الْبَغَوِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَغَيْرُهُمْ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔‘‘ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا: (اے حبیب!) اذان میں، اقامت میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہو گا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد و ثنا بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (باقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلقاً کافر (کا کافر) ہی رہے گا۔‘‘ اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

٤. قال ابن الجوزي: قد قرن الله تعالى اسم نبينا ﷺ باسمه ﷻ عند ذكر الطاعة والمعصية، فقال تعالى: ﴿اَطِيْعُوا اللهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [النساء، ٤: ٥٩] وقال: ﴿وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٧١] وقال: ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [النساء، ٤: ٥٩] وقال: ﴿فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ﴾ [الأنفال، ٨: ٤١] وقال: ﴿وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰـهُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٧٤] وقال: ﴿اِنَّ

٤: ابن الجوزی في الوفا بأحوال المصطفى ﷺ: ٣٦٨

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٥٧] وقال: ﴿اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٦٣] وقال: ﴿وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ﴾ [التوبة، ٩: ٢٩].

”علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا نام نامی اور اسم گرامی ذکر فرمایا ساتھ ہی اپنے حبیب کے نام اقدس کا ذکر فرمایا خواہ اطاعت و اتباع کا مقام ہو یا گناہ اور نافرمانی کا۔ ارشاد باری ہے: ﴿اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو﴾ اور فرمایا: ﴿اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت بجا لاتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (ﷺ) کی طرف لوٹا دو﴾ اور فرمایا: ﴿اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے اور رسول (ﷺ) کے لیے ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے غنی کر دیا تھا﴾ اور فرمایا: ﴿بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو اذیت دیتے ہیں﴾ اور فرمایا: ﴿کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی مخالفت کرتا ہے﴾ اور فرمایا: ﴿اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے﴾۔“

٥. قَالَ أَبُو الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ: مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ، وَيُقْتَلُ لِأَنَّ اللهَ عزوجل قَدْ فَضَّلَهُ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عَنِ اللهِ عزوجل قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿لَعَمْرُكَ﴾، [الحجر، ١٥: ٧٢] قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاكَ، مَا خَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَّالُ (٢٣٤-٣١١هـ) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

”حضرت ابو عباس ہارون بن العباس الہاشمی نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (ومرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاءِ کرام علیهم السلام پر

٥: أخرجه الخلال في السنة، ١/ ٢٧٣، الرقم: ٢٧٣۔

فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ’’(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔‘‘ اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!‘‘ کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔‘‘

اسے امام ابن یزید خلال (۲۳۴۔۳۱۱ھ) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ مُحَمَّدٍ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت کا بیان﴾

اَلْآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

۱. هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝

(الأحزاب، ۳۳: ۴۳)

’’وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے اور وہ مومنوں پر بڑی مہربانی فرمانے والا ہے ۝ جس دن وہ (مومن) اس سے ملاقات کریں گے تو ان (کی ملاقات) کا تحفہ سلام ہوگا، اور اس نے ان کے لئے بڑی عظمت والا اجر تیار کر رکھا ہے ۝‘‘

۲. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(الأحزاب، ۳۳: ۵۶)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرّم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو ۝‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

۱. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ:

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا، ۳/۱۲۳۳، الرقم: ۳۱۹۰، وفي كتاب: الدعوات، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ۵/۲۳۳۸، الرقم: ۵۹۹۶، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ۱/۳۰۵، الرقم: ۴۰۶، والنسائي في السنن، كتاب: السهو، ـــ

أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي، فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، کَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْکُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّ اللهَ قَدْ عَلَّمَنَا کَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْکُمْ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد الرحمن بن ابو لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا: کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے؟ (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، آپ مجھے وہ ضرور عطا کریں، انہوں نے فرمایا: ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں سلام بھیجنا تو سکھا دیا ہے لیکن ہم آپ کے اہلِ بیت پر درود کیسے بھیجا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوں کہا کرو: اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بیشک تُو بہت تعریف والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آلِ محمد ﷺ پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر، بے شک تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَا السَّلَامُ

باب: نوع آخر، ٣/٤٧، الرقم: ١٢٨٧-١٢٨٩، وابن حبان في الصحيح، ٥/٢٨٦، الرقم: ١٩٥٧.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الدعوات، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ٥/٢٣٣٩، الرقم: ٥٩٩٧، وفي كتاب: تفسير القرآن، باب: قوله: إن الله وملائكته يصلون على النبي الخ، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٤٥٢٠، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ، ١/٢٩٢، الرقم: ٩٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٧، الرقم: ١١٤٥١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٤٦، الرقم: ٨٦٣٣، —

عَلَيْکَ، فَکَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ پر سلام بھیجنا تو اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ ہے لیکن ہم آپ پر درود کس طرح بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا، اور برکت نازل فرما حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔‘‘

اسے امام بخاری، ابنِ ماجہ، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

.... وأبو يعلى في المسند، ٢/٥١٥، الرقم: ١٣٦٤، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٣٣٠، الرقم: ٦٠٨، والعيني في عمدة القاري، ١٩/١٢٧.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ١/ ٣٠٦، الرقم: ٤٠٨، وأبو داود في السنن، كتاب: الوتر، باب: في الاستغفار، ٢/ ٨٨، الرقم: ١٥٣٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٧٥، الرقم: ٨٨٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٤، الرقم: ١٢١٩.

٤. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْکَ، فَکَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَکَ. قُلْتُ: أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي کُلَّهَا، قَالَ: إِذًا تُکْفَی هَمَّکَ وَيُغْفَرُ لَکَ ذَنْبُکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَی: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کثرت سے آپ پر درود بھیجتا ہوں۔ پس میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کر دوں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود ہی تمہارے تمام غموں (کو دور کرنے) کے لئے کافی ہو جائے گا اور (اسی کے

٤: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: صفة القيامة والرقائق والورع، باب: ٢٣، ٤/٦٣٦، الرقم: ٢٤٥٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٣٦، الرقم: ٢١٢٨٠، والحاکم في المستدرک، ٢/٤٥٧، ٤٥٨، الرقم: ٣٥٧٨، ٣٨٩٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٨٩، الرقم: ١٧٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٧، الرقم: ١٤٩٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٨٩، الرقم: ١١٨٥۔

باعث) تمہارے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔‘‘

اسے امام ترمذی، احمد، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْکَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: بَلِيْتَ. قَالَ: إِنَّ اللهَ ﷻ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.

وفي رواية: **فَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَلَا حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَامَنَا.**

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ. وَقَالَ

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، ١/٢٧٥، الرقم: ١٠٤٧، وفي كتاب: الصلاة، باب: في الاستغفار، ٢/٨٨، الرقم: ١٥٣١، والنسائي في السنن، كتاب: الجمعة، باب: بإكثار الصلاة على النبي ﷺ يوم الجمعة، ٣/٩١، الرقم: ١٣٧٤، وفي السنن الكبرى، ١/٥١٩، الرقم: ١٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة، باب: في فضل الجمعة، ١/٣٤٥، الرقم: ١٠٨٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٦٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨، الرقم: ١٦٢٠٧، والدارمي في السنن، ١/٤٤٥، الرقم: ١٥٧٢، والبزار في المسند، ٨/٤١١، الرقم: ٣٤٨٥، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٠، الرقم: ٩١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٩٧، الرقم: ٤٧٨٠، والحاكم في المستدرك، ١/٤١٣، الرقم: ١٠٢٩، والبيهقي في السنن الصغرى، ١/٣٧١، الرقم: ٦٣٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١١٨، الرقم: ١٧٣٣_١٧٣٤_

الْوَادِيَاشِيُّ: صَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الشَّوْكَانِيُّ: رَوَاهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک تمہارے ایام میں سے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہوں نے وفات پائی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن سخت آواز ظاہر ہو گی۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ کے وصال کے بعد آپ کو کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ کا جسدِ مبارک خاک میں مل چکا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو (کھانا یا کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا) حرام کر دیا ہے۔‘‘

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ بزرگ و برتر نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ہمارے جسموں کو کھائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارمی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اور امام وادیاشی نے فرمایا کہ اسے امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ابن خزیمہ نے صحیح قرار دیا ہے اور امام عجلونی نے فرمایا کہ اسے امام بیہقی نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام شوکانی بیان کرتے ہیں کہ اسے امام ترمذی کے علاوہ اصحاب صحاح نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ

٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: الجنائز، باب: ذكر وفاته ودفنه ﷺ، ١/٥٢٤، الرقم: ١٦٣٧، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٨، الرقم: ٢٥٨٢، والمزي في تهذيب الكمال، ١٠/٢٣، الرقم: ٢٠٩٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، ٤/٤٩٣، والمناوي في فيض القدير، ٢/٨٧، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٩٠، الرقم: ٥٠١.

اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ. وَقَالَ الْمنَاوِيُّ: قَالَ الدَّمِيرِيُّ: رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْعَجْلُوْنِيُّ: حَسَنٌ.

”حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجا کرو، یہ یوم مشہود (یعنی میری بارگاہ میں فرشتوں کی خصوصی حاضری کا دن) ہے، اس دن فرشتے (خصوصی طور پر کثرت سے میری بارگاہ میں) حاضر ہوتے ہیں، کوئی شخص جب بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے فارغ ہونے تک اس کا درود مجھے پیش کر دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اور (یا رسول اللہ!) آپ کے وصال کے بعد (کیا ہوگا)؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی (اسی طرح پیش کیا جائے گا کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے زمین کے لیے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے جید اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام مناوی نے بیان کیا کہ امام دمیری نے فرمایا کہ اس کے رجال ثقات ہیں اور امام منذری اور عجلونی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

٧: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الوتر، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ٢/٣٥٤، الرقم: ٤٨٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٢، الرقم: ٩١١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٧، والبخاري في التاريخ الكبير، ٥/١٧٧، الرقم: ٥٥٩، وأبو يعلى في المسند، ٨/٤٢٧، الرقم: ٥٠١١، والشاشي في المسند، ١/٤٠٨، الرقم: ٤١٣-٤١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٢٤٩، الرقم: ٥٧٩١، وفي شعب الإيمان، ٢/٢١٢، الرقم: ١٥٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/١٧، الرقم: ٩٨٠٠، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٨١، الرقم: ٢٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٧، الرقم: ٢٥٧٥، والنووي في رياض الصالحين، ١/٣١٦، والمزي في تهذيب الكمال، ١٥/٤٨٢، الرقم: ٣٥٠٩، والعسقلاني في فتح الباري، ١١/١٦٧۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْمِزِّيُّ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَسَّنَهُ التِّرْمِذِيُّ. وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ شَاهِدٌ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ وَلَا بَأْسَ بِسَنَدِهِ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جس نے ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا۔“

اسے امام ترمذی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے ’’التاریخ الکبیر‘‘ میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام مزی نے فرمایا کہ حدیث حسن ہے اور امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ترمذی نے حسن اور امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے اور امام بیہقی کے ہاں بھی اس کی تائید حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اور اس کی سند میں کوئی نقص نہیں ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِي عِيْدًا وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ النَّوَوِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَأَيَّدَهُ ابْنُ كَثِيْرٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ٨٧٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/١٥٠، الرقم: ٧٥٤٢، ٣/٣٠، الرقم: ١١٨١٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٨١، الرقم: ٨٠٣٠، والبزار عن علي رضی اللہ عنہ في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٥٠٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٩١، الرقم: ٤١٦٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥، اخلرقم: ٧٣٠٧، وابن سرايا في سلاح المؤمن في الدعاء، ١/٤٤، الرقم: ٢٧۔

نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو انہیں قبرستان کی طرح ویران نہ رکھو) اور نہ ہی میری قبر کو عید گاہ بناؤ (کہ جس طرح عید سال میں دو مرتبہ آتی ہے اس طرح تم سال میں صرف ایک یا دو دفعہ میری قبر کی زیارت کرو بلکہ میری قبر کی جس قدر ممکن ہو کثرت سے زیارت کیا کرو) اور مجھ پر (کثرت سے) درود بھیجا کرو پس تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابو داود، احمد، ابن ابی شیبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اسے امام ابو داود نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے بھی ان کی تائید کی ہے۔

٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: تَفَرَّدَ بِهِ أَبُوْ دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ فِي الْأَذْكَارِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الإِسْكَنْدَرَانِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَمَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ ...... وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری روح لوٹا دی ہوئی ہے تو میں اس سلام بھیجنے والے کو سلام کا جواب دیتا ہوں۔‘‘

اسے امام ابو داود، احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن کثیر نے فرمایا کہ امام ابو داود اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں اور امام نووی نے ’’الاذکار‘‘ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس کی سند میں عبد اللہ بن یزید اسکندرانی راوی کو میں نہیں جانتا اور مہدی بن جعفر بھی ثقہ

٩: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب: المناسك، باب: زيارة القبور، ٢/٢١٨، الرقم: ٢٠٤١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٢٧، الرقم: ١٠٨٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/٢٤٥، الرقم: ١٠٠٥٠، وفي شعب الإيمان، باب: تعظيم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وإجلاله وتوقيره، ٢/٢١٧، الرقم: ١٥٨١ والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٦٢، الرقم: ٣٠٩٢، ٩/١٣٠، الرقم: ٩٣٢٩، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩١، الرقم: ٢١٦١، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٦٢۔

ہے اور اس کے علاوہ بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

۱۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ ابن عباس رضي الله عنهما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو (بوجہ غفلت) درود شریف پڑھنا بھول گیا وہ بہشت کی راہ بھول گیا۔‘‘

۱۱. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ حُمَيْدُ بْنُ أَبِي زَيْنَبَ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت حسن بن علی رضی الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور مذکورہ الفاظ میں سندِ حسن کے ساتھ امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام

۱۰: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي ﷺ ۱/۲۹۴، الرقم: ۹۰۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۸۰، الرقم: ۱۲۸۱۹، والبيهقي في عن أبي هريرة في السنن الكبرى، ۹/۲۸۶، الرقم: ۱۸۹۵۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۳/۹۱، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۳۲، الرقم: ۲۵۹۹۔

۱۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/ ۱۵۰، الرقم: ۷۵۴۳، وأحمد بن حنبل عن أبي هريرة ﷺ في المسند، ۲/۳۶۷، الرقم: ۸۷۹۰، والطبراني في المعجم الكبير، ۳/۸۲، الرقم: ۲۷۲۹، وفي المعجم الأوسط، ۱/۱۷، الرقم: ۳۶۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۱۵، الرقم: ۷۳۰۷ والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۳۲۶، الرقم: ۲۵۷۱، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۶۲۔

منذری نے فرمایا کہ اسے امام طبرانی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا کہ اس کی سند میں حمید بن ابی زینب راوی کو میں نہیں جانتا جبکہ دیگر تمام رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبْلِغْتُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو (شخص) میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں بذاتِ خود اسے سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ (بھی) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ، يُبَلِّغُوْنِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی

١٢: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢١٨، الرقم: ١٥٨٣، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٣/١٣٥، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٦/٣٢٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٦، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٤٨٨، والهندي في كنز العمال، ١/٤٩٢، الرقم: ٢١٦٥، والمناوي في فيض القدير، ٦/١٧٠، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٦/٢١-٢٢، وقال: وأخرج أبو بكر ابن أبي شيبة والبيهقي، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٦٥٤، وفي شرحه على سنن النسائي، ٤/١١٠-

١٣: أخرجه النسائي في السنن كتاب: السهو، باب: السلام على النبي صلی الله علیه وآله وسلم، ٣/٤٣، الرقم: ١٢٨٢، وفي السنن الكبرى، ١/٣٨٠، الرقم: ١٢٠٥، ٦/٢٢، الرقم: ٩٨٩٤، وفي عمل اليوم والليلة، ١/٦٧، الرقم: ٦٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٥، الرقم: ٣١١٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٥، ٣١٧٢١، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٩٥، الرقم: ٩١٤، والحاكم في المستدرك، ٢/٤٥٦، الرقم: ٣٥٧٦-

زمین میں بعض گشت کرنے والے فرشتے ہیں (جن کی ڈیوٹی یہی ہے کہ) وہ مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، دارمی، ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا اور اس کے دس گناہ ختم کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَأَسْكَنَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذِرِيُّ، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَالِمِ بْنِ سَلْمٍ

١٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٢٥٣، الرقم: ٨٧٠٣، وأحمد ابن حنبل في المسند، ٣/ ١٠٢، الرقم: ١٢٠١٧، والبزار في المسند، ٢٩٥/٩، الرقم: ٣٧٩٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٢١، الرقم: ٩٨٩٠، وابن حبان في الصحيح، ١٨٥/٣، الرقم: ٩٠٤، والحاكم في المستدرك، ٧٣٥/١، الرقم: ٢٠١٨۔

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٨٨/٧، الرقم: ٧٢٣٥، وفي المعجم الصغير، ١٢٦/٢، الرقم: ٨٩٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٣/٢، الرقم: ٢٥٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٣/١٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

الْهُجَيْمِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے، اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) منافقت اور آگ (دونوں) سے ہمیشہ کے لئے آزادی لکھ دیتا ہے اور روزِ قیامت اس کا قیام (اور درجہ) شہداء کے ساتھ ہوگا۔“

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اس میں ابراہیم بن سالم بن سلم الھُجَیمی نامی راوی کو میں نہیں جانتا بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

١٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْمُنْذَرِيُّ. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: ذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر کسی کتاب میں درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس وقت تک بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہتا ہے۔“

اسے امام طبرانی اور منذری نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا کہ اسے امام ابن حبان نے ”الثقات“ میں روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٣٢، الرقم: ١٨٣٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٦٢، الرقم: ١٥٧ وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٦/٨١، والخطيب البغدادي في شرف أصحاب الحديث، ١/٣٦، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢/٣٢، والعسقلاني في لسان الميزان، ٢/٢٦، الرقم: ٩٣، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٤/١٠٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٣٦، والعجلوني في كشف الخفاء، ٢/٣٣٨، الرقم: ٢٥١٨، والسيوطي في تدريب الراوي، ٢/٧٤، ٧٥، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/٦٤.

١٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ بِأَيْدِيْهِمُ الْمَحَابِرُ، فَيَأْمُرُ اللهُ ﷻ جِبْرِيْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ فَيَسْأَلَهُمْ مَنْ هُمْ؟ فَيَأْتِيْهِمْ فَيَسْأَلُهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: أُدْخُلُوا الْجَنَّةَ طَالَ مَا كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو حدیث لکھنے والے لوگ آئیں گے درآنحالیکہ ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی۔ پس اللہ ﷻ حضرت جبرائیل ؑ کو حکم دے گا کہ وہ ان کے پاس جاکر ان سے پوچھے کہ وہ کون ہیں؟ جبرائیل ؑ ان کے پاس جا کر ان سے پوچھیں گے (کہ تم کون ہو؟) وہ کہیں گے: ہم کاتبینِ حدیث ہیں، تو اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا: جنت میں اتنے عرصہ کے لئے داخل ہوجاؤ جتنا عرصہ تم نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے رہے ہو۔‘‘ اسے امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

١. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ: إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عمر بن الخطاب ﷺ فرماتے ہیں کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود شریف نہ بھیجے۔‘‘

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٢٥٤، الرقم: ٩٨٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣/ ٤١٠، الرقم: ١٥٤٢، والسمعاني في أدب الإملاء والاستملاء، ١/ ٥٣۔

١: أخرجه الترمذي في السنن، أبواب: الوتر، باب: ما جاء في فضل الصلاة على النبي ﷺ، ٢/ ٣٥٦، الرقم: ٤٨٦، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/ ٣٣٠، الرقم: ٢٥٩٠، والمزي في تهذيب الكمال، ٣٤/ ٢٠١، والمناوي في فيض القدير، ٣/ ٥٤٣۔

٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا قَالَ: قُوْلُوْا: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ يَعْلَى وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ الْمُنْذَرِيُّ: رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو تو (اَدبِ رسالت کا تقاضا یہ ہے) نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو، کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیۂ درود) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں۔ انہوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام، انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخری نبی)، تیرے (خاص) بندے اور (سچے) رسول، تمام خیر اور بھلائیوں کے امام و قائد اور رسولِ رحمت (و برکت) کے لئے خاص فرما، اے اللہ! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقامِ محمود پر

٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب: الصلاة على النبي صلی الله عليه وآله وسلم، ١/٢٩٣، الرقم: ٩٠٦، وأبو يعلى في المسند، ٩/١٧٥، الرقم: ٥٢٦٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٢/٢١٤، الرقم: ٣١١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٩/١١٥، الرقم: ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٠٨، الرقم: ١٥٥٠، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٣٢٩، الرقم: ٢٥٨٨، وقال المنذري: رواه ابن ماجه موقوفا بإسناد حسن۔

فائز فرما جس پر تمام اولین و آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک) کے تمام لوگ رشک کریں گے۔ اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو، بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔‘‘

اسے امام ابن ماجہ، ابو یعلی، عبد الرزاق، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے فرمایا کہ اسے امام ابن ماجہ نے اسنادِ حسن کے ساتھ موقوفا روایت کیا ہے۔

٣. قال الدارقطني رَحِمَهُ الله: الصواب أنه من قول أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين رضي الله عنه: لو صلّيتُ صلاةً لم أُصَل فيها على النبي ﷺ ولا على أهل بيته لرأيت أنها لا تتم.

’’امام دار قطنی رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ درست بات وہ ہے جو ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میں ایسی نماز پڑھوں جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اہل بیت پر درود نہ بھیجوں تو یقیناً میرے نزدیک ایسی نماز کامل نہ ہوگی۔‘‘

٤. قال القاضي عياض رَحِمَهُ الله: اعلم أن الصلاة على النبي ﷺ فرض على الجملة، غير محدّد بوقت، لأمر الله تعالى بالصلاة عليه، وحمل الأئمة والعلماء له على الوجوب، وأجمعوا عليه.

’’قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ واضح ہونا چاہئے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا فی الجملہ فرض ہے۔ یہ کسی خاص وقت کے ساتھ محدود و معین نہیں ہے، کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ ﷺ پر علی الاطلاق درود بھیجنے کا حکم دیا ہے اور درود شریف پڑھنے کو ائمہ و علماء نے واجب قرار دیا ہے اور اس کے وجوب پر سب کا اجماع ہے۔‘‘

٣: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٥٠۔

٤: القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفىٰ: ٥٤٥۔

٥. قال القاضي أبو بكر بن بكير رَحِمَهُ الله: افترض الله على خلقه أن يصلوا على نبيه ﷺ ويسلموا تسليما، ولم يجعل ذلك لوقت معلوم، فالواجب أن يكثر المرء منها، ولا يغفل عنها.

”قاضی ابوبکر بن بکیر رَحِمَهُ الله بیان کرتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے اپنی تمام مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پیش کریں۔ اس کے لئے کوئی معین وقت لازم نہیں ہے۔ لہٰذا انسان پر واجب ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے اور اس سے غفلت نہ برتے۔“

٦. قال القاضي أبو عبد الله بن محمد بن سعيد رَحِمَهُ الله: ذهب مالک رَحِمَهُ الله وأصحابه وغيرهم من أهل العلم أن الصلاة على النبي ﷺ فرض بالجملة بعقد الأيمان، لا تتعين فيه الصلاة.

”قاضی ابوعبد اللہ محمد بن سعید رَحِمَهُ الله فرماتے ہیں کہ امام مالک رَحِمَهُ الله اور ان کے اصحاب اور دیگر اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا فرض ہے۔ صرف نماز میں پڑھنے کی تخصیص نہیں ہے۔“

٧. قال مالک رَحِمَهُ الله في رواية ابن وهب: يقول المسلّم: السلام عليک أيها النبي ورحمة الله وبركاته.

”امام مالک رَحِمَهُ الله، ابن وہب رضی اللہ عنہ کی روایت میں (سلام پیش کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ مسلّم (یعنی سلام عرض کرنے والا یوں) کہے: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ (اے نبی آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں)۔“

٨. عن عبد الله ابن مسعود رضی اللہ عنہ: إذا أراد أحدكم أن يسأل الله شيئاً فليبدأ

٥: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٤٦۔

٦: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٤٦۔

٧: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٨٧۔

٨: أخرجه القاضي عياض في الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ: ٥٥٢۔

بمدحه والثناء عليه بما هو أهله، ثم يصلي على النبي ﷺ، ثم ليسأل، فإنه أجدر أن ينجح.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اللہ عزوجل سے سوال کرے تو اسے چاہئے کہ پہلے اس کی (شان جلالت و کبریائی کے مطابق) حمد و ثنا کرے پھر حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے کیونکہ اس کے بعد سزاوار ہے کہ وہ جو مانگے قبول ہو۔“

٩. قال أبو بكر الصديق رضی اللہ عنہ: الصلاة على النبي ﷺ أمحق للخطايا من الماء للنار والسلام على النبي ﷺ أفضل من عتق الرقاب وحب رسول الله ﷺ أفضل من مهج الأنفس أو قال: من ضرب السيف في سبيل الله.

”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اس سے زیادہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو، اور حضور نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی محبت جان قربان کرنے سے افضل ہے یا فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے (بہتر ہے)۔“

١٠. قال الشيخ السيد عبد القادر الجيلاني رحمه الله كان من دعاء علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ: اَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ مَصَابِيْحِ الْحِكْمَةِ وَمَوَالِي النِّعْمَةِ وَمَعَادِنِ الْعِصْمَةِ وَاعْصِمْنِي بِهِمْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَلَا تَأْخُذْنِي عَلَى غِرَّةٍ وَّ لَا عَلَى غَفْلَةٍ وَلَا تَجْعَلْ عَوَاقِبَ أَمْرِي حَسْرَةً وَّ نَدَامَةً وَارْضَ عَنِّي.

”حضرت شیخ سید عبد القادر الجیلانی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل و عیال پر اپنی رحمتیں نازل فرما جو علم و حکمت کے چراغ، فضل و نعمت والے اور عصمت کی کانیں ہیں، ان کے ساتھ مجھے بھی ہر برائی سے محفوظ فرما اور

٩: أخرجه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٧/١٦١، والسيوطي في الدرالمنثور، ٦: ٦٥٤، والنبهاني في سعادة الدارين: ٨٨۔

١٠: أخرجه الشيخ عبد القادر الجيلانی في الغنية، ١/٣٢٩۔

مجھے بے خبری اور غفلت کی حالت میں نہ پکڑ اور میرے اعمال کے نتائج میرے لئے موجب حسرت و ندامت نہ بنا اور مجھ سے راضی ہو جا۔‘‘

١١. قال أحمد بن عطاء الروذباري رَحِمَهُ الله: سمعت أبا صالح يقول: رؤي بعض أصحاب الحديث في المنام. فقيل له: ما فعل الله بک؟ فقال: غفر لي. فقيل: بأي شيء؟ فقال: بصلاتي في كتبي على النبي ﷺ.

’’احمد بن عطاء، ابو صالح عبد اللہ بن صالح کا قول بیان کرتے تھے کہ اصحاب حدیث میں سے ایک کو خواب میں دیکھا گیا۔ پوچھا گیا کہ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ اس نے کہا: مجھے بخش دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا، کس عمل کے بدلے؟ اس نے کہا: اس درود شریف کی وجہ سے جو میں حضور نبی اکرم ﷺ پر کتابوں میں لکھا کرتا تھا۔‘‘

١٢. قال الحليمي رَحِمَهُ الله: والمقصود بالصلاة عليه ﷺ التقرب إلى الله تعالى بامتثال أمره تعالى، وقضاء حق النبي ﷺ علينا.

’’حلیمی رَحِمَہُ اللہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور حضور نبی اکرم ﷺ کا وہ حق جو ہمارے ذمہ ہے، اس کی ادائیگی ہوتی ہے۔‘‘

١٣. قال المجد رَحِمَهُ الله أحد القدماء من المصريين: من صلى على النبي ﷺ إذا سمع ذكره في الأذان وجمع أصبعيه المسبحة والإبهام وقبّلهما ومسح بهما عينيه لم يرمد أبدا.

’’حضرت مجد رَحِمَہُ اللہ جو کہ قدماء مصریین میں سے ایک بزرگ ہیں، نے فرمایا: جس نے اذان میں حضور نبی اکرم ﷺ کا نام مبارک سن کر ان پر درود پڑھا اور انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر اس کو چوما اور پھر

١١: أخرجه ابن قيّم الجوزية في جلاء الأفهام في الصلاة والسلام على خير الأنام: ٥٦۔

١٢: أخرجه الإمام القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالمنحِ المحمّديّة، ٢/٥٠٦۔

١٣: أخرجه السخاوي في المقاصد الحسنة: ٣٨٤۔

اپنی آنکھوں پر ملا تو وہ کبھی آشوبِ چشم میں مبتلا نہ ہوگا۔‘‘

١٤. عن الخضر عليه السلام أنه من قال: حين سمع المؤذن يقول: أشهد أن محمد رسول الله، مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ثم يقبل إبهاميه ويجعلهما على عينيه لم يرمد أبدا.

’’حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہیں: جس شخص نے مؤذن سے یہ کلمات سنے: أشهد أن محمد رسول الله اور وہ شخص اپنے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے یہ کہے: مرحبا بحبيبي وقرة عيني محمد بن عبد الله ﷺ. تو وہ کبھی آشوبِ چشم میں مبتلا نہیں ہوگا۔‘‘

١٤: أخرجه السخاوي في المقاصد الحسنة: ٣٨٤۔

فَصْلٌ فِي فَضْلِ إِنْشَادِ مَدِيْحَةِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿ نعتِ رسول ﷺ پڑھنے کی فضیلت ﴾

اَلآيَاتُ الْقُرْآنِيَّةُ

١. اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِo

(البقرة، ٢: ١١٩)

”(اے محبوبِ مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اہلِ دوزخ کے بارے میں آپ سے پرسش نہیں کی جائے گیo“

٢. فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِکَ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًاo

(النساء، ٤: ٤١)

”پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گےo“

٣. لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌo

(التوبة، ٩: ١٢٨)

”بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیںo“

٤. لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَo

(الحجر، ١٥: ٧٢)

”(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قَسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیںo“

٥. سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاط اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُo

(الإسراء، ١٧: ١)

’’وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہےo‘‘

٦. عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًاo (الإسراء، ١٧: ٧٩)

’’یقیناً آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا (یعنی وہ مقامِ شفاعتِ عظمیٰ جہاں جملہ اوّلین و آخرین آپ کی طرف رجوع اور آپ کی حمد کریں گے)o‘‘

٧. طٰهٰo مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓیo (طه، ٢٠: ١، ٢)

’’طاہا، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o (اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیںo‘‘

٨. وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَo (الأنبياء، ٢١: ١٠٧)

’’اور (اے رسولِ محتشم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کرo‘‘

٩. لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الأحزاب، ٣٣: ٢١)

’’فی الحقیقت تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔‘‘

www.MinhajBooks.com

١٠. یٰٓاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاo وَّ دَاعِیًا اِلَی اللهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًاo

(الأحزاب، ٣٣: ٤٥، ٤٦)

’’اے نبیّ (مکرّم) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ

آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منوّر کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)o‘‘

١١. اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo (الأحزاب، ٣٣: ٥٦)

’’بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِّ (مکرمّ ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کروo‘‘

١٢. يٰسٓo وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِo اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَo (يٰس، ٣٦: ١-٣)

’’یا سین (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o حکمت سے معمور قرآن کی قَسمo بے شک آپ ضرور رسولوں میں سے ہیںo‘‘

١٣. وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰىo مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰىo (النجم، ٥٣: ١-٢)

’’قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شبِ معراج اوپر جا کر) نیچے اترےo تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (یعنی تمہیں اپنے فیضِ صحبت سے صحابی بنانے والے رسول ﷺ) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکےo‘‘

١٤. وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍo (القلم، ٦٨: ٤)

’’اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزّین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متّصف ہیں)o‘‘

١٥. يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُo قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًاo (المزمل، ٧٣: ١-٢)

’’اے کملی کی جھرمٹ والے (حبیب!)o آپ رات کو (نماز میں) قیام فرمایا کریں مگر تھوڑی دیر (کے لیے)o‘‘

١٦. لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِo وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَo
(البلد، ٩٠: ١-٣)

’’میں اس شہر (مکہ) کی قسم کھاتا ہوںo (اے حبیبِ مکرّم!) اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیںo (اے حبیبِ مکرّم! آپ کے) والد (آدم یا ابراہیم علیہما السلام) کی قسم اور (ان کی) قسم جن کی ولادت ہوئیo‘‘

١٧. وَالضُّحٰی o وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی o مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی o وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰیo وَلَسَوْفَ يُعْطِيْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰیo

(الضحی، ٩٣: ١-٥)

’’قَسم ہے چاشت کے وقت کی (جب آفتاب بلند ہو کر اپنا نور پھیلاتا ہے)o اور قَسم ہے رات کی جب وہ چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo اور بے شک (ہر) بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر (یعنی باعثِ عظمت و رفعت) ہےo اور آپ کا رب عنقریب آپ کو (اتنا کچھ) عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گےo‘‘

١٨. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَo وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَo الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَکَo وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَo

(الم نشرح، ٩٤: ١-٤)

’’کیا ہم نے آپ کی خاطر آپ کا سینہ (انوارِ علم و حکمت اور معرفت کے لیے) کشادہ نہیں فرما دیاo اور ہم نے آپ کا (غمِ امت کا وہ) بار آپ سے اتار دیاo جو آپ کی پشتِ (مبارک) پر گراں ہو رہا تھاo اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیاo‘‘

١٩. اِنَّآ اَعْطَيْنٰکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُo

(الکوثر، ١٠٨: ١-٣)

’’بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہےo پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکرّ ہے)o بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگاo‘‘

www.MinhajBooks.com

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَی وَاشْتَفَی. قَالَ حَسَّانُ:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَعِنْدَ اللهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا ... رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حضرت حسان سے) یہ فرماتے سنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ ﷻ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیل علیہ السلام) تمہاری تائید کرتے رہیں گے، نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حسان نے کفارِ قریش کی ہجو کرکے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

’’تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا ہے
اور اس کی اصل جزا اللہ ﷻ ہی کے پاس ہے۔ تم نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ۱۲۹۹/۳، الرقم: ۳۳۳۸، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۱۵۲۳/۴، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۲۲۷۸/۵، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ۱۹۳۴/۴۔ ۱۹۳۵، الرقم: ۲۴۸۹۔۲۴۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱۰۳/۱۳، الرقم: ۵۷۸۷۔

ادیانِ باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ ﷻ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔ بلا شبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَآءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: غزوة خيبر، ١٥٣٧/٤، الرقم: ٣٩٦٠، وفي كتاب: الأدب، باب: مايجوز من الشعر والرجز والحداء وما يكره منه، ٢٢٧٧/٥، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: غزوة خيبر، ١٤٢٧/٣، الرقم: ١٨٠٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٢٧/١٠، الرقم: ٢٠٨٢٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٢/٧، الرقم: ٦٢٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١٠١/١، الرقم: ٥۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

عامر! آپ ہمیں اپنے شعر کیوں نہیں سناتے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، اور ہم پر سکینہ نازل فرما، اور اگر دشمن ہم پر چلائے یا ہم پر حملہ آور ہو تو ہم اس کا انکار کریں (اور اس کا مقابلہ کریں نہ کہ اس کے آگے ہتھیار پھینک دیں)۔“

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر) کہنے لگے کہ ان کے لئے (شہادت اور جنت) واجب ہوگئی۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنِ الْبَرَاءِ رضی الله عنه قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عُمَارَةَ، وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، مَا وَلَّى النَّبِيُّ ﷺ، وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ، فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رضی الله عنه آخِذٌ بِلِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ:

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: بغلة النبي ﷺ البيضاء، ٣/١٠٥٤، الرقم: ٢٧١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: في غزوة حنين، ٣/١٤٠٠_١٤٠١، الرقم: ١٧٧٦، والترمذي في السنن، كتاب: الجهاد، باب: ما جاء في الثبات عند القتال، ٤/١٩٩، الرقم: ١٦٨٨، وقال أبو عيسى: وفي الباب عن علي وابن عمر رضی الله عنهم وهذا حديث حسن صحيح، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٣٠، الرقم: ٣٣٥٨٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٨٠_٢٨١، ٢٨٩، ٣٠٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٨٨، ١٩١، الرقم: ٨٦٢٩، ٨٦٣٨، ٦/١٥٥، الرقم: ١٠٤٤١، وابن حبان في الصحيح، ١١/٩٠، الرقم: ٤٧٧٠، ١٣/٨٤، الرقم: ٥٧٧١، وابن الجارود في المنتقى، ١/٢٦٧، الرقم: ١٠٦٦، والبغوي في شرح السنة، ١١/٦٤، الرقم: ٢٧٠٦، ١٢/٣٧٢۔

أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا: اے ابو عمارہ! کیا غزوۂ حنین میں آپ لوگوں نے پیٹھ دکھائی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے پیٹھ نہیں دکھائی، ہاں بعض جلد باز لوگ بھاگ نکلے تو اہلِ ہوازن نے انہیں تیروں کی باڑ پر رکھ لیا جبکہ اس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے سفید خچر پر جلوہ افروز تھے جس کی لگام حضرت ابوسفیان بن حارث نے تھام رکھی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے:

’’میں نبی برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں اور میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّکَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وفي رواية: عن الشَّعْبِيِّ قال: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِي قُرَيْشٍ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِنَسَبِي فِيهِمْ؟ قَالَ: أَسُلُّکَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المناقب، باب: من أحب أن لا يسب نسبه، ١٢٩٩/٣، الرقم: ٣٣٣٨، وفي كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ١٥٢٣/٤، الرقم: ٣٩١٤، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ٢٢٧٨/٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٧٣/٥، الرقم: ٢٦٠١٨، وأبو يعلى في المسند، ٣٤١/٧، الرقم: ٤٣٧٧، وابن حبان في الصحيح، ٩٥/١٦، الرقم: ٧١٤٥، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٧/٤، والبخاري في الأدب المفرد، ٢٩٨/١، الرقم: ٨٦٢، وابن سليمان في مسند عائشة رضي الله عنها، ٧٥/١، الرقم: ٦٠۔

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نسب کا کیا ہو گا؟“ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ”میں آپ کے نسب مبارک کو ان (مشرکین) سے ایسے نکال لوں گا، جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

”اور امام شعبی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریش (کی مذمت) بیان کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان میں موجود میرے نسب کا کیا کرو گے؟ تو انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کے نسب کو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکالا جاتا ہے۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ الْبَرَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية للبخاري: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه: اهْجُ الْمُشْرِکِيْنَ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَکَ.

”حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو کرو (یعنی ان کی مذمت میں اشعار پڑھو) اور حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی (اس کام میں) تمہارے ساتھ ہیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

”اور بخاری کی ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریظہ کے روز حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”مشرکین کی ہجو (یعنی مذمت) کرو یقیناً جبرائیل علیہ السلام بھی (میری ناموس کے دفاع میں) تمہارے ساتھ شریک ہیں۔“

www.MinhajBooks.com

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ٣/١١٧٦، الرقم: ٣٠٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٣، الرقم: ٢٤٨٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٩٣، الرقم: ٦٠٢٤.

٦. عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رضي الله عنه أَنَّ حَسَّانَ رضي الله عنه قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيْهِمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنْشُدُکَ اللهَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّي أَيَّدَکَ اللهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت ابن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے حلقہ میں جہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ان سے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (کفار و مشرکین کو) جواب دو، اللہ تعالیٰ روح القدس (یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں، اللہ کی قسم! میں نے سنا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، احمد، عبد الرزاق اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه مَرَّ بِحَسَّانَ رضي الله عنه وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْکَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَنْشُدُکَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَجِبْ

٦: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ١٩٣٣/٤، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في الشعر، ٣٠٤/٤، الرقم: ٥٠١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٩/٢، الرقم: ٧٦٣٢، ٢٢٢/٥، الرقم: ٢١٩٨٩، وعبد الرزاق في المصنف، ٤٣٩/١، الرقم: ١٧١٦، ٢٦٧/١١، الرقم: ٢٠٥١٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤٠/٤ـ٤١، الرقم: ٣٥٨٤ـ٣٥٨٦.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: بدء الخلق، باب: ذكر الملائكة، ١١٧٦/٣، الرقم: ٣٠٤٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ١٩٣٢/٤، الرقم: ٢٤٨٥، وأبو داود في السنن، كتاب: الأدب، باب: ماجاء في الشعر، ٣٠٣/٤، الرقم: ٥٠١٣، والنسائي في السنن، كتاب: المساجد، باب: الرخصة في إنشاد الشعر الحسن في المسجد، ٤٨/٢، الرقم: ٧١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٢٢/٥، الرقم: ٢١٩٨٦، وابن حبان في الصحيح، ٥٣٢/٤، الرقم: ١٦٥٣ـ

عَنِّي، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، نَعَمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، درآنحالیکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھور کر ان کی طرف دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں آپ سے افضل شخص (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ خود ظاہراً بھی) موجود تھے، پھر انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مڑ کر دیکھا (جو کہ وہاں موجود تھے) اور کہا: (اے ابو ہریرہ!) میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا تم نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان!) میری طرف سے (مشرکین کو) جواب دو۔ اے اللہ! اس کی روح القدس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے ذریعہ سے تائید فرما؟ تو انہوں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! سنا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اهْجُوْا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ، فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ: اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ، فَلَمْ يُرْضِ، فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ حَسَّانُ رضي الله عنه: قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوْا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهُ، فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَعْجَلْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا، وَإِنَّ لِي فِيْهِمْ نَسَبًا حَتَّى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالطَّبَرِيُّ.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ٤/١٩٣٥، الرقم: ٢٤٩٠، والطبراني في المعجم الكبير، ٤/٣٨، الرقم: ٣٥٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٣٨، الرقم: ٢٠٨٩٥، والطبري في تهذيب الآثار، ٢/٦٢٩، الرقم: ٩٢٩، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٦٤، الرقم: ٢١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٣٩٣۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان (گستاخوں) پر ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ شاق گزرتی ہے پھر آپ ﷺ نے حضرت ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفارِ قریش کی ہجو کرو، انہوں نے کفارِ قریش کی ہجو کی، وہ آپ کو پسند نہیں آئی، پھر آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا جب حضرت حسان آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اب وقت آ گیا ہے آپ نے اس شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے پھر عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں اپنی زبان سے انہیں اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی نہ کرو، یقیناً ابو بکر قریش کے نسب کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ان میں میرا نسب بھی ہے (تم ان کے پاس جاؤ) تاکہ ابو بکر میرا نسب ان سے الگ کر دیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے پھر واپس لوٹے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو بکر نے میرے لئے آپ کا نسب الگ کر دیا ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں (ان کی ھجو کرتے ہوئے) آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔“

اس حدیث کو امام مسلم، طبرانی اور طبری نے روایت کیا ہے۔

٩. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ، يَقُوْمُ عَلَيْهِ قَائِمًا، يُفَاخِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. وَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ١٣٨/٥، الرقم: ٢٨٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٧٢/٦، الرقم: ٢٤٤٨١، وأبو يعلى في المسند، ١٨٩/٨، الرقم: ٤٧٤٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٧/٤، الرقم: ٣٥٨٠، والحاكم في المستدرك، ٥٥٤/٣_٥٥٥، الرقم: ٦٠٥٨_٦٠٥٩، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٢٩٨/٤، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ٤٢٣/٢، الرقم: ٤٢٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٢٣/١.

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ مسجد نبوی میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے منبر رکھتے تھے جس پر وہ کھڑے ہوکر حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (مشرکین کے مقابلہ میں) فخر یا دفاع کرتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے: بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا رہے گا۔ جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر یا دفاع کرتا رہے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رضی الله عنه بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ   الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيْلِهِ

ضَرْبًا يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ   وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُولُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ، فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَغَوِيُّ، وَقَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَالَ الْبَغَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الأدب، باب: ما جاء في إنشاد الشعر، ٥/١٣٩، الرقم: ٢٨٤٧، والنسائي في السنن، كتاب: مناسك الحج، باب: إنشاد الشعر في الحرم والمشي بين يدي الإمام، ٥/٢٠٢، الرقم: ٢٨٧٣، وفي السنن الكبرى، ٢/٣٨٣، الرقم: ٣٨٥٦، والبغوي في شرح السنة، ١٢/٣٧٤-٣٧٥، الرقم: ٣٤٠٤-٣٤٠٥، وقال: إسناده صحيح، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٥٠٢، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٥، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٥١، والقسطلاني في المواهب اللدنية، ١/٢٩٧.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عمرہ قضاء کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے:

’’کافروں کے بیٹو! حضور نبی اکرم ﷺ کے راستہ سے ہٹ جاؤ۔ آج ان کے آنے پر ہم تمہاری گردنیں ماریں گے۔ ایسی ضرب جو کھوپڑیوں کو گردن سے جدا کردے اور دوست کو دوست سے الگ کردے۔‘‘

’’اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبد اللہ بن رواحہ! رسول اللہ ﷺ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں شعر کہتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دو! یہ اشعار اِن (دشمنوں) کے حق میں تیروں سے تیز تر اثر کرتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بغوی نے فرمایا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

١١. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ: لَوْ حَرَّكْتَ بِنَا الرِّكَابَ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٢٥٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٤٤، الرقم: ١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٥، الرقم: ٣٢٣٢٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٨١، الرقم: ٢٦٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٤٦، الرقم: ٣٨٩، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/١٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٦۔

”حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کاش! (حدی خوانی کرکے) تو ہمارے ساتھ ہماری سواری میں تحرک پیدا کرے! انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: شعر سناؤ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت بجالاؤ تو انہوں نے یہ شعر پڑھے:

”اے اللہ تعالیٰ! اگر تیری مدد و نصرت ہمارے شاملِ حال نہ ہوتی تو نہ ہم ہدایت یافتہ ہوتے، اور نہ ہی صدقہ کرتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے۔ پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب دشمنوں سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔“

”پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ اشعار سن کر فرمایا: اے اللہ! اس پر رحم فرما، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کی بدولت اس پر) جنت واجب ہوگئی ہے۔“

اس حدیث کو امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد سے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ بِبَعْضِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا هُوَ بِجَوَارٍ يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَتَغَنَّيْنَ وَيَقُلْنَ:

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَعْلَمُ اللهُ إِنِّي لَأُحِبُّكُنَّ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وفي رواية: فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِنَّ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی گلیوں سے

١٢: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب: النكاح، باب: الغناء والدف، ١/٦١٢، الرقم: ١٨٩٩، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ١/١٩٠، الرقم: ٢٢٩، وأبو يعلى في المسند، ٦/١٣٤، الرقم: ٣٤٠٩، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/١٢٠، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/٧٥، الرقم: ٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٤٢، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٢٦١۔

گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا کر کہہ رہی تھیں:

''ہم بنو نجار کی بچیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہماری پڑوسی ہے۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) فرمایا: (میرا) اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔'' اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انہیں برکت عطا فرما۔''

اس حدیث کو امام ابو نعیم، ابو یعلی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ﷺ قَالَ: أَنْشَدَ النَّبِيَّ ﷺ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ ''بَانَتْ سُعَادُ'' فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

أَشَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِكُمِّهِ إِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوْا مِنْهُ ...... الحديث.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ﷺ قَالَ: لَمَّا انْتَهَى خَبَرُ قَتْلِ ابْنِ خَطَلٍ إِلَى كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي سَلْمَى وَكَانَ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْعَدَهُ بِمَا أَوْعَدَهُ ابْنَ خَطَلٍ فَقِيْلَ لِكَعْبٍ إِنْ لَمْ تُدْرِكْ نَفْسَكَ قُتِلْتَ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَأَلَ عَنْ أَرَقِّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَدُلَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ ﷺ وَأَخْبَرَهُ خَبَرَهُ

١٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٦٧٠ـ ٦٧٣، الرقم: ٦٤٧٧ـ ٦٤٧٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/٢٤٣، الرقم: ٧٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/١٧٧ـ١٧٨، الرقم: ٤٠٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٨١، والعسقلاني في الإصابة، ٥/٥٩٤، وابن هشام في السيرة النبوية، ٥/١٩١، والكلاعي في الاكتفاء، ٢/٢٦٨، وابن كثير في البداية والنهاية (السيرة)، ٤/٣٧٣ـ

فَمَشَى أَبُوْ بَكْرٍ وَكَعْبٌ عَلَى إِثْرِهِ حَتَّى صَارَ بَيْنَ يَدَي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ: اَلرَّجُلُ يُبَايِعُکَ فَمَدَّ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَمَدَّ كَعْبٌ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَسَفَرَ عَنْ وَجْهِهِ فَأَنْشَدَهُ:

نُبِّئْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ أَوْعَدَنِي ... وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ مَأْمُوْلُ

إِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ ... مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

فَكَسَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بُرْدَةً لَهُ فَاشْتَرَاهَا مُعَاوِيَةُ ﷺ مِنْ وَلَدِهِ بِمَالٍ فَهِيَ الَّتِي تَلْبَسُهَا الْخُلَفَاءُ فِي الْأَعْيَادِ.

رَوَاهُ ابْنُ قَانِعٍ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ فِي الْبِدَايَةِ، وَقَالَ: قُلْتُ: وَرَدَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَعْطَى بُرْدَتَهُ حِيْنَ أَنْشَدَهُ الْقَصِيْدَةَ ...... وَهَكَذَا الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ ابْنُ الْأَثِيْرِ فِي الْغَابَةِ قَالَ: هِيَ الْبُرْدَةُ الَّتِي عِنْدَ الْخُلَفَاءِ، قُلْتُ: وَهَذَا مِنَ الْأُمُوْرِ الْمَشْهُوْرَةِ جِدًّا.

”حضرت موسیٰ بن عقبہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب بن زہیر ﷺ نے اپنے مشہور قصیدے ’’بانت سعاد‘‘ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی مسجد نبوی میں مدح کی اور جب اپنے اس شعر پر پہنچا:

”بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر وظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔“

”حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ وہ انہیں (یعنی کعب بن زہیر) کو (غور سے) سنیں۔“ اسے امام حاکم، بیہقی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

”اور حضرت سعید بن مسیّب ﷺ کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر ﷺ کے

پاس (قبول اسلام سے قبل، گستاخِ رسول) ابن خطل کے قتل کی خبر پہنچی اور اسے یہ خبر بھی پہنچ چکی تھی کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے بھی وہی دھمکی دی ہے جو آپ ﷺ نے ابن خطل کو دی تھی تو کعب سے کہا گیا کہ اگر تو بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ہجو سے باز نہیں آئے گا تو قتل کر دیا جائے گا۔ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سب سے زیادہ نرم دل صحابی کے بارے میں معلومات کیں، تو اسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتایا گیا۔ وہ ان کے پاس گیا اور انہیں اپنی (ندامت و توبہ کی) ساری بات بتا دی، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ چپکے سے چلے (تاکہ کوئی صحابی راستے میں ہی اسے پہچان کر قتل نہ کر دے) یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پہنچ گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ ایک آدمی ہے جو آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہے سو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا دستِ اقدس آگے بڑھایا تو حضرت کعب بن زہیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر آپ ﷺ کی بیعت کر لی پھر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا لیا اور اپنا وہ قصیدہ پڑھا جس میں ہے:

’’مجھے خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دھمکی دی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں عفو و درگزر کی (زیادہ) امید کی جاتی ہے۔

’’بیشک (یہ) رسولِ مکرم ﷺ وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ (کفر و ظلمت کے علمبرداروں کے خلاف) اللہ تعالیٰ کی تیز دھار تلواروں میں سے ایک عظیم تیغِ آبدار ہیں۔‘‘

’’پس حضور نبی اکرم ﷺ نے (خوش ہو کر) اسے اپنی چادر پہنائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی اولاد سے مال کے بدلہ میں خرید لیا اور یہی وہ چادر ہے جسے (بعد میں) خلفاء عیدوں (اور اہم تہواروں کے موقع) پر پہنا کرتے تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن قانع اور امام عسقلانی نے روایت کیا ہے اور امام ابن کثیر نے ’’البدایہ‘‘ میں روایت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ ’’حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر مبارک ان کو اس وقت عطا فرمائی جب انہوں نے اپنے قصیدے کے ذریعے آپ ﷺ کی مدح فرمائی ...... اور اسی طرح حافظ ابو الحسن ابن الاثیر نے ’’اُسُد الغابۃ‘‘ میں بیان کیا ہے کہ یہ وہی چادر ہے جو خلفا کے پاس رہی اور یہ بہت ہی مشہور واقعہ ہے۔‘‘

١٤. عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ مَدَحْتُ بِمَدْحَةٍ وَمَدَحْتُکَ بِأُخْرَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: هَاتِ وَابْدَأْ بِمَدْحَةِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

''حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ (مجھے بھی سناؤ) اور ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد سے کرو۔''

اس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور بخاری نے ''الأدب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔

١٥. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رضي الله عنه أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل قَدْ أَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكَأَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحُ النَّبْلِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيرِ.

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے شعر کے بارے میں نازل کیا جو نازل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک مومن

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢٤/٤، الرقم: ١٥٧١١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٨٧/١، الرقم: ٨٤٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٨٩/٤، الرقم: ٤٣٦٥، والبخاري في الأدب المفرد، ١٢٦/١، الرقم: ٣٤٢، والحسيني في البيان والتعريف، ٢٥٢/٢، الرقم: ١٦٣٦، وقال: أخرجه البغوي، وابن عدي في الكامل، ٢٠٠/٥۔

١٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٨٧/٦، الرقم: ٢٧٢١٨، ٤٥٦/٣، وابن حبان في الصحيح، ١٠٢/١٣، الرقم: ٥٧٨٦، ٥/١١، الرقم: ٤٧٠٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٧٥/١٩، الرقم: ١٥١-١٥٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٣٩/١٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣٠٤/٥، والبغوي في شرح السنة، ٣٧٨/١٢، الرقم: ٣٤٠٩، وابن عبد البر في الاستيعاب، ١٣٢٥/٣، والمزي في تهذيب الكمال، ١٩٥/٢٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢١٦/١، الرقم: ٥٦٦۔

اپنی تلوار اور زبان دونوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! گویا جو الفاظ تم ان (کفار و مشرکین) کی مذمت میں کہتے ہو وہ (ان کے لئے) بمنزلہ تیر برسانے کے ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد، ابن حبان، بغوی اور بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ خُرَيْمِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَمْدَحَكَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتِ لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ فَأَنْشَأَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه يَقُوْلُ:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْأُفُقُ

فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلُ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے خدمتِ اقدس میں موجود تھے تو حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی مدح و نعت پڑھنا چاہتا ہوں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے سناؤ اللہ تعالیٰ تمہارے دانت صحیح و سالم رکھے (یعنی تم اسی طرح کا عمدہ کلام پڑھتے رہو) تو حضرت عباس رضی الله عنه نے یہ پڑھنا شروع کیا:

''اور آپ وہ ذات ہیں کہ جب آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو (آپ کے نور سے) ساری زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور سے اُفقِ عالم روشن ہو گیا پس ہم ہیں اور ہدایت کے راستے ہیں اور ہم آپ کی عطا کردہ روشنی اور آپ ہی کے نور میں ان (ہدایت کی راہوں) پر گامزن ہیں۔''

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٤/٢١٣، الرقم: ٤١٦٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٦٩، الرقم: ٥٤١٧، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٣٦٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٠٢، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ١/٥٣، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٢/٤٤٧، الرقم: ٦٦٤، والعسقلاني في الإصابة، ٢/٢٧٤، الرقم: ٢٢٤٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

١٧. عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْبَرَّادِ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢٢٤] جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنهم إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّا شُعَرَاءُ فَقَالَ: إِقْرَأُوْا مَا بَعْدَهَا: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢٢٧] أَنْتُمْ ﴿وَانْتَصَرُوْا﴾ أَنْتُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرِيُّ.

”حضرت حسن براد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی: ’’اور شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں۔‘‘ تو حضرت عبد اللہ بن ابی رواحہ، حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم تینوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ وہ گریہ کناں تھے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے (شعراء کے بارے میں) یہ آیت نازل فرمائی ہے اور وہ جانتا ہے کہ ہم بھی شاعر ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسکے بعد والی آیت پڑھو کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آیت سے مراد تم لوگ ہو اور پھر (آیت کے اگلے حصہ): ’’اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد (ظالموں سے بزبانِ شعر) انتقام لیا۔‘‘ تلاوت کر کے فرمایا: اس سے مراد بھی تم لوگ ہی ہو۔“ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ، ابن ابی حاتم اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ لَهُ: وَإِيَّاكَ يَا سَيِّدَ الشُّعَرَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا.

١٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥/٢٧٧، الرقم: ٢٦٠٥١، وابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤-٢٨٣٥، والطبري في جامع البيان، ١٩/١٢٩-١٣٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤، والعسقلاني في فتح الباري، ١٠/٥٣٩، والعيني في عمدة القاري، ٢٢/١٨١.

١٨: أخرجه ابن أبي الدنيا في الإشراف في منازل الأشراف، ١/٢٤٤، الرقم: ٢٩٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٩٣.

”حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا: اور (سنو!) اے شاعروں کے سردار!“

اس حدیث کو امام ابن ابی دنیا نے روایت کیا ہے۔

۱۹. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَحْمِي أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَنَا، قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ: أَنَا، قَالَ: إِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ. قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ: أَنَا. إِذْ قَالَ: أُهْجُهُمْ، فَإِنَّهُ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومنوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!)، میں، اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ نے بھی عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (حفاظت کروں گا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تو عمدہ شعر کہنے والا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں (بھی حفاظت کروں گا)۔ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: تم مشرکین کی ہجو کرو اور اس کام میں روح القدس (حضرت جبرائیل) علیہ السلام تمہاری مدد کرے گا۔“ اس حدیث کو امام طحاوی نے بیان کیا ہے۔

۲۰. عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ فَاشْتَرَى حُلَّةً ذِي يَزَنٍ، فَقَدِمَ بِهَا الْمَدِيْنَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَهْدَاهَا لَهُ فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: إِنَّا لَا نَقْبَلُ هَدِيَّةَ مُشْرِكٍ فَبَاعَهَا حَكِيْمٌ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتُرِيَتْ لَهُ فَلَبِسَهَا ثُمَّ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ حَكِيْمٌ: فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ فِيْهَا لَكَأَنَّهُ الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي حِيْنَ رَأَيْتُهُ كَذَلِكَ أَنْ قُلْتُ:

www.MinhajBooks.com

۱۹: أخرجه الطحاوي في شرح معاني الآثار، ۴/۲۹۷، والعسقلاني في فتح الباري، ۷/۴۱۶، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۵۹۰۔

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۳/۱۹۳، ۲۰۲، الرقم: ۳۰۹۴، ۳۱۲۵، والحاكم في المستدرك، ۳/۵۵۱، الرقم: ۶۰۵۰، والطبري في تهذيب الآثار، ۲/۶۷۱، الرقم: ۹۸۷، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ۸/۷۳، ۱۵/۱۰۱۔ ۱۰۲۔

مَا يَنْظُرُ الْحُكَّامُ بِالْحُكْمِ بَعْدَ مَا   بَدَا وَاضِحٌ ذُوْ غُرَّةٍ وَحَجُوْلُ

إِذَا وَاضَخُوْهُ الْمَجْدَ أَرْبَى عَلَيْهِمْ   بِمُسْتَفْرَغٍ مَاءِ الذِّنَابِ سَجِيْلُ

فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ نَحْوَهُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ (قبولِ اسلام سے پہلے بغرض تجارت) یمن کی طرف گئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک نہایت دلربا اور جاذب نظر لباس خریدا۔ مدینہ منورہ واپس آ کر وہ لباس حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تحفتاً پیش کیا۔ آپ ﷺ نے یہ لباس قبول کرنے سے انکار فرمایا اور یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ہم مشرک کا تحفہ قبول نہیں کرتے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت کرنے کا (عندیہ دیا) تو آپ ﷺ نے اسے اپنے لئے خریدنے کا حکم فرمایا۔ وہ لباس آپ ﷺ کے لئے خرید لیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے اُسے زیبِ تن فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور حضرت حکیم نے آپ ﷺ کو اس لباس میں دیکھا تو وہ بے ساختہ کہہ اٹھے: میں نے اس لباس میں آپ ﷺ سے زیادہ حسین جچتا ہوا انسان کبھی نہیں دیکھا، آپ تو چودھویں کا چاند دکھائی دیتے ہیں اور بے قابو ہو کر بے ساختہ یہ اشعار پڑھنے لگے:

”جب روشن، چمکتے دمکتے اور گورے مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) جلوہ افروز ہوتے ہیں تو (حسن و قبح کا) حکم لگانے والے (حسن مصطفیٰ ﷺ میں کھو کر) اپنا (منصب) حکم بھول جاتے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کے ساتھ عظمت اور بزرگی میں مقابلہ کرنا چاہا تو وہ ان سب پر (عطاؤں اور کرم نوازیوں سے بھرے) بڑے بڑے ڈولوں کے ساتھ سبقت لے گئے۔“

اس حدیث کو امام طبری، طبرانی اور اسی طرح حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اَلْآثَارُ وَالْأَقْوَالُ

۱. قَالَ عُرْوَةُ رضی الله عنه: كَانَتْ عَائِشَةُ رضي الله عنها تَكْرَهُ أَنْ يُّسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ: فَإِنَّهُ قَالَ:

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عروہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی الله عنہا اس بات کو (سخت) ناپسند فرماتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی الله عنه کو برا بھلا کہا جائے۔ فرماتی تھیں (انہیں برا بھلا مت کہو) انہوں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں) یہ نعت پڑھی ہے:

’’بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفی ﷺ کی عزت و ناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲. عَنْ هِشَامٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها، فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب: حديث الإفك، ۴/۱۵۱۸، الرقم: ۳۹۱۰، ومسلم في الصحيح، كتاب: التوبة، باب: في حديث الإفك وقبول توبة القاذف، ۴/۲۱۳۷، الرقم: ۲۷۷۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۵/۲۹۶، الرقم: ۸۹۳۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۶/۱۹۷، وأبو يعلى في المسند، ۸/۳۴۱، الرقم: ۴۹۳۳۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: المغازي، باب، حديث الإفك، ۴/۱۵۲۳، الرقم: ۳۹۱۴، وفي كتاب: الأدب، باب: هجاء المشركين، ۵/۲۲۷۸، الرقم: ۵۷۹۸، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل حسان بن ثابت رضی الله عنه، ۴/۱۹۳۳، الرقم: ۲۴۸۷۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

”حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) سے راویت کیا کہ انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے لگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں برا بھلا نہ کہو وہ (اپنی شاعری کے ذریعے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کفار کے مقابلہ میں دفاع کیا کرتے تھے۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رضي الله عنها فَدَخَلَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رضي الله عنه فَأَمَرَتْ فَأُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ ...... الحديث. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

”حضرت مسروق سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں موجود تھا تو اتنے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے (ان کی تکریم کے لئے) حکم دیا کہ اُن کے لئے تکیہ رکھا جائے (حضرت حسان رضی اللہ عنہ چونکہ اشعار کے ذریعے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتے تھے، اس لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ عزت و تکریم بخشی)۔“ اس روایت کو امام طبری اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے۔

٤. وفي رواية: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها كَانَتْ تَأْذَنُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه وَتَدْعُوْ لَهُ بِالْوِسَادَةِ وَتَقُوْلُ: لَا تُؤْذُوْا حَسَّانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَنْصُرُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِلِسَانِهِ. ذَكَرَهُ السَّيُوْطِيُّ.

”ایک اور روایت میں امام محمد بن سیرین علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر میں آنے کی (خصوصی) اجازت دے دیتی تھیں اور ان کے لئے تکیہ لگانے کا اہتمام کرتی تھیں اور تاکیداً فرماتیں کہ انہیں تنگ نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی زبان سے (شانِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اشعار کہہ کر) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کیا کرتے تھے۔“ اسے امام سیوطی نے ذکر کیا ہے۔

٥. عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ رضي الله عنه قَالَ: أَيْ بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلَى جَنْبِهِ

٣-٤: أخرجه الطبري في جامع البيان، ١٨/ ٨٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٧٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/ ١٥٨۔

٥: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/ ٢٨١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١٢۔

اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهُ مَكْتُوْبًا عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ، فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلَى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلَى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبَى، وَعَلَى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَعَلَى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثِرْ ذِكْرَهُ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهُ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے (اپنی اولاد سے) فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے نام کا بھی ذکر کرو، پس بے شک میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ (روح پھونکے جانے کے بعد) میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جہاں میں نے اسم ’’محمد ﷺ‘‘ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں حورعین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان بھی اسم ’’محمد ﷺ‘‘ لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن عساکر اور سیوطی نے نقل کیا ہے۔

٦. عَنْ بُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَعَانَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ رضی اللہ عنہ عَلَى مَدْحِهِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْعِيْنَ بَيْتًا.

٦: أخرجه الفاكهي في أخبار مكة، ١/٣٠٦، الرقم: ٦٣١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٢/٤٠٦، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/٢١، والخزرجي في خلاصة تهذيب تهذيب الكمال، ١/٧٥، الرقم: ١١، والسيوطي في الدرالمنثور، ٦/٣٣٧۔

رَوَاهُ الْفَاكِهِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْمِزِّيُّ. وَقَالَ ابْنُ عَسَاكِرَ: هَذَا الإِسْنَادُ وَهُوَ الصَّحِيْحُ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح کے سلسلہ میں ستر اشعار کے ساتھ مدد فرمائی۔“

اس حدیث کو امام فاکہی، ابن عساکر اور مزی نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عساکر نے فرمایا کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما ﴿وَالشُّعَرَاءُ﴾ قَالَ: اَلْمُشْرِكُوْنَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ﴾ غُوَاةُ الْجِنِّ ﴿فِي كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ﴾ فِي كُلِّ فَنٍّ مِنَ الْكَلَامِ، يَأْخُذُوْنَ ثُمَّ اسْتَثْنَي فَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ يَعْنِي حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ وَكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رضي الله عنهم كَانُوْا يَذُبُّوْنَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَصْحَابِهِ هِجَاءَ الْمُشْرِكِيْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالسَّيُوْطِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت (وَالشُّعَرَاءُ...) سے وہ مشرک شاعر مقصود ہیں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفقائے کار کی مذمت کرنے اور (ہجو کرنے) میں مصروف رہتے تھے، اور آیت مبارکہ - ﴿شاعروں کی پیروی بہکے ہوئے لوگ ہی کرتے ہیں﴾ - سے یہ مراد ہے کہ جن لوگوں کو جنات نے بہکایا ہو ﴿اور وہ ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہوں﴾ اسی طرح وہ اپنی تاویلیں ہر فن اور کلام میں گھڑتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں استثناء کرتے ہوئے فرمایا: ﴿سوائے ان (شعراء) کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے﴾ اور اِس سے مراد حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبد اللہ بن رواحہ، اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم (و دیگر نعت خواں شامل) ہیں جو کہ مشرکین مکہ کے خلاف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اصحاب کا دفاع کیا کرتے تھے۔“

اس حدیث کو امام ابن ابی حاتم اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٧: أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره، ٩/٢٨٣٤، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ٢/٤٨٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٤۔